ایک قوم ایک نصاب

یکساں قومی نصاب 2022ء کے مطابق

فوکس

مڈل گائیڈ

سٹوڈنٹ ریسورس بک

7

کمپیوٹر سائنس

+

تاریخ

7th class KPK Textbook

www.newclassicpublishers.com

E-mail: classicnsr@gmail.com

0321-9596220

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

Download PDF MCQs, Books and Notes for any subject from the Largest website for free

awazeinqilab.com

آوازانقلاب ڈاٹ کام

and also Available in Play Store

Primary (5th) Level

Middle (8th) Level

Matric (10th) Level

F. Sc (12th) Level

BS (16th) Level

Urdu Grammar

Curriculum (Govt Books)

Past Papers

English Grammar

Readymade CV

NTS, FTS, CSS, PMS, ETEA, KPPSC, PPSC, SPSC, AJKPSC, BPSC, KPTA ETC

ہر Subject کے Notes اور MCQS فری ڈاون لوڈ کریں۔ نیز CV کے MS word تیار Templates ڈاون لوڈ کر کے اپنے حساب سے Modify کریں۔

Available Subjects

- Agriculture
- Computer Science
- Economics
- English
- Biology
- Chemistry
- Geology
- Management Sciences
- Microbiology
- PCRS/ Pak Study
- Pharmacy
- Sociology
- Zoology
- Chemistry
- Statistics
- Physics
- Mathematics
- Law
- Environmental Sciences
- Botany
- Biotechnology
- Library & Information Sciences
- Journalism & Mass Communication
- Political Science
- Geography
- General Science
- Education
- Tourism & Hotel Management
- Urdu
- Pashto
- Islamic & Arabic Studies
- Electrical Engineering
- Civil Engineering
- Mechanical Engineering
- Chemical Engineering
- Software Engineering
- Election Officer
- General Knowledge
- Pedagogy
- Current Affairs
- Medical Subjects
- Judiciary & Law
- other

Follow me on Face book

ABDULLAH INQLABI

awazeinqilab.com

WhatsApp : 03025247378

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

قدرتی گیس رکازی ایندھن ہے جو زمین کی سطح کے نیچے پایا جاتا ہے۔ قدرتی گیس کا سب سے بڑا جزو میتھین ہے۔ یہ صاف ستھرا اور کم آلودگی پھیلانے والا توانائی کا وسیلہ ہے جسے پائپ لائنوں کے ذریعے آسانی سے منتقل کیا جاسکتا ہے۔

پاکستان میں قدرتی گیس 1952 میں بلوچستان کے علاقے سوئی میں دریافت ہوئی۔ قدرتی گیس کے یہ ذخائر دنیا کے سب سے بڑے ذخائر میں شامل ہیں۔ پنجاب میں قدرتی گیس کے ذخائر ڈھوڈک، پیر کوہ، ڈھلیاں اور میال میں موجود ہیں۔

قدرتی گیس پاکستان میں گھریلو، تجارتی اور صنعتی طور پر استعمال ہوتی ہے۔ یہ بجلی کے پاور اسٹیشنوں میں پانی کو بھاپ میں تبدیل کرنے کے لیے حرارت پیدا کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے تاکہ بجلی پیدا کرنے والی بھاپ سے چلنے والی ٹربائنوں کو چلایا جاسکے۔ پاکستان میں توانائی کی کل ضرورت کا 35 فیصد حصہ قدرتی گیس سے پورا ہوتا ہے۔

3. پاکستان میں معدنیات اور بجلی سے متعلق کچھ صنعتوں کی نشاندہی کریں۔

ج۔ پاکستان میں معدنیات سے منسلک صنعتیں:

معدنیات کا استعمال تعمیراتی مواد، پینٹ، سیرامکس، شیشہ، پلاسٹک، کاغذ، الیکٹرانکس، ڈٹرجنٹ، ادویات اور طبی آلات وغیرہ اور بہت سی گھریلو مصنوعات بنانے کے لیے کیا جاتا ہے۔

وہ صنعتیں جو معدنیات کو خام مال کے طور پر استعمال کرتی ہیں، معدنیات پر مبنی صنعتیں کہلاتی ہیں۔ معدنیات پر مبنی صنعتیں بنیادی صنعتیں ہوتی ہیں

1. لوہے اور سٹیل کی صنعت:

لوہے اور سٹیل کی صنعت بنیادی صنعت ہے جس پر دیگر تمام صنعتوں کا انحصار ہے۔ لوہے اور سٹیل کی صنعت میں استعمال ہونے والے اہم خام مال لوہا، کوئلہ اور چونے کا پتھر ہیں۔ یہ خام مال متعدد دیگر مصنوعات جیسے بھاری مشینری اور ریل کے ڈبوں کی تیاری کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اسٹیل کا استعمال درج ذیل قسم کی مصنوعات کی تیاری کے لیے کیا جاتا ہے۔

انجینئرنگ کا سامان،
طبی اور سائنسی آلات،
دفاعی اور تعمیراتی سامان
توانائی اور برقی آلات

کراچی میں پہلی سٹیل مل کا آغاز 1973 میں سوویت یونین کے تعاون سے ہوا۔ دیگر تمام بھاری، درمیانی اور ہلکی صنعتیں اپنی مشینری کے لیے اس پر انحصار کرتی ہیں۔

2. کھاد کی صنعت

تقسیم کے وقت پاکستان میں کھاد کی کوئی فیکٹری نہیں تھی۔ آج داؤد خیل، ملتان اور فیصل آباد میں کئی کھاد کے کارخانے کام کر رہے ہیں۔ فاسفیٹ اور پوٹاشیم فاسفیٹ چٹان اور پوٹاش سے لی جانے والی کھاد کے اہم اجزاء ہیں۔

3. کیمیکل انڈسٹری

پاکستان میں متنوع اور متحرک کیمیائی صنعتیں موجود ہیں جس کی وجہ سے وہ خطے کی ایک اہم پیداکنندہ بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ملک میں چوبیس سے زیادہ بڑے کیمیکل فیکٹریاں ہیں۔ یہ سوڈا ایش، سلفیورک ایسڈ، کاسٹک سوڈا، کلورین گیس، مصنوعی فائبر، پلاسٹک، تیزابی کھاد اور دیگر کیمیکلز خام مال (تیل، قدرتی گیس، ہوا، پانی، دھاتیں اور معدنیات) کو 70,000 سے زیادہ مختلف مصنوعات میں تبدیل کر کے تیار کرتے ہیں۔ کیمیائی صنعت قومی جی ڈی پی میں تقریباً 3 فیصد حصہ ڈالتی ہے۔

4. سیمنٹ کی صنعت

چونے کا پتھر، جپسم، مٹی اور چاک جیسے وافر خام مال کی دستیابی کی وجہ سے پاکستان میں سیمنٹ کی صنعت نے خوب ترقی کی ہے۔ سیمنٹ ملک کی تعمیراتی ترقی کے لیے ایک اہم ضرورت ہے۔ سڑکوں، ڈیموں، ہوائی اڈوں، پلوں، کارخانوں، ہاؤسنگ کالونیوں اور شاپنگ مالز کی تعمیر نے اس صنعت کو مکمل طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ ہمارا ملک دنیا کے 5 بڑے برآمد کنندگان اور 14 ویں سب سے بڑے سیمنٹ پیداکنندگان میں شامل ہے۔

پاکستان میں اس وقت سیمنٹ کے 24 پلانٹس ہیں۔

5. ایلومینیم کی صنعت

ایلومینیم سمیلٹنگ پاکستان میں دھاتوں کو پگھلانی والی ایک اہم صنعت ہے۔ یہ ہوائی جہاز، برتن اور تاروں کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے۔ ایلومینیم بنانے کے عمل میں ایلومینا اور باکسائٹ دو اہم خام مال ہیں۔

تھرمل بجلی:

پاکستان میں تھرمل الیکٹرک پاور اسٹیشن گیس، تیل اور کوئلے کی مدد سے بجلی پیدا کرتے ہیں۔ تھرمل بجلی پیدا کرنے والے اہم یونٹس کراچی، لاہور، ملتان، فیصل آباد، گدو، جامشورو، مظفر گڑھ، سکھر، لاڑکانہ، کوٹری گوادر، پسنی اور کوٹ ادو میں واقع ہیں۔

مستقبل میں توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بہت سے منصوبے بنائے گئے ہیں اور ان میں سے کچھ پر عملدرآمد کے لیے فوری اقدامات کیے جارہے ہیں۔

یونٹ 1

انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجیز کے بنیادی اصول

مشق

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. سسٹم یونٹ وہ کیسنگ ہے (Casing) جس میں کمپیوٹر سسٹم کے مندرجہ ذیل الیکٹرانک اجزاء ہوتے ہیں۔
(الف) مدربورڈ، پاور سپلائی، RAM ✓
(ب) سی پی یو، کی بورڈ، مانیٹر، ٹچ پیڈ، سی ڈی
(ج) پرنٹر، سکینر، جوائس اسٹک،
(د) HDD مدربورڈ، ڈسپلے اسکرین، اسپیکر، پروجیکٹر

2. مندرجہ ذیل میں سے کون سی غیر مستحکم میموری ہے؟
(الف) آپٹیکل میموری (ب) ریڈ اونلی میموری
(ج) ✓ رینڈم ایکسس میموری (د) فلیش میموری

3. مندرجہ ذیل میں سے کون سی مستقل میموری ہے؟
(الف) ✓ ریڈ اونلی میموری (ب) رجسٹرز
(ج) رینڈم ایکسس میموری (د) کیشے میموری

4. میموری یونٹس کی صحیح ترتیب کی شناخت کریں:
(الف) TB>MB>GB>KB
(ب) MB>GB>TB>KB
(ج) TB>GB>MB>KB ✓
(د) GB>MB>KB>TB

5. کمپیوٹر کو آڈیو فراہم کرنے کے لیے کون سا آلہ استعمال ہوتا ہے؟
(الف) ماؤس (ب) ویب کیم
(ج) مائیکروفون ✓ (د) سکینر

6. کاغذ پر ٹیکسٹ، تصاویر اور گرافکس حاصل کرنے کے لیے استعمال ہونے والا آلہ یہ ہے:
(الف) مانیٹر (ب) پرنٹر ✓
(ج) سکینر (د) کی بورڈ

7. لائیو ویڈیو کو اِن پُٹ کرنے کے لیے استعمال ہونے والا آلہ یہ ہے:
(الف) پرنٹر (ب) مائکروفون
(ج) سکینر (د) ویب کیم ✓

8. شناخت کے مقصد کے لیے فنگر پرنٹ کی کون سی ٹیکنالوجی استعمال کرتی ہے؟
(الف) روبوٹکس (ب) بصارت میں اضافہ
(ج) بایومیٹرکس ✓ (د) ورچوئل رئیلٹی

9. کون سی ٹیکنالوجی کمپیوٹر سسٹمز کی اپنی تخلیق سے متعلق ہے جو انسانوں کی طرح برتاؤ کرتے ہیں؟
(الف) ورچوئل رئیلٹی (ب) مصنوعی ذہانت ✓
(ج) بایومیٹرکس (د) اگمینٹڈ رئیلٹی

10. ایک کمپیوٹر جو سرور کے مشترکہ وسائل تک رسائی حاصل کرتا ہے کہلاتا ہے:
(الف) پرسنل کمپیوٹر (ب) سرور
(ج) کلائنٹ ✓ (د) ریموٹ کمپیوٹر

مختصر جواب دیں۔

1. سسٹم یونٹ کیا ہے؟

ج۔ سسٹم یونٹ وہ کیس (Case) ہے جس میں کمپیوٹر سسٹم کے تمام الیکٹرانک اجزاء جیسے مدربورڈ، پاور سپلائی، RAM، ROM، CPU (مائیکروپروسیسر)، ہارڈ ڈسک ڈرائیو، آپٹیکل ڈرائیو وغیرہ موجود ہوتے ہیں۔

2. کمپیوٹر کی بلاک ڈایاگرام بنائیں۔

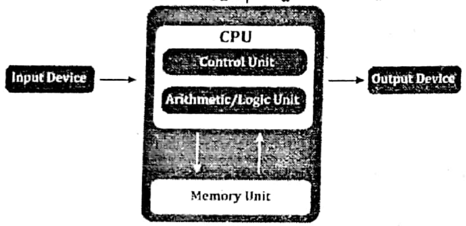

3. کسی بھی دو پورٹوں کے استعمال کے بارے میں بتائیں جو بیرونی آلات کو جوڑنے کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔

1۔ HDMI (ہائی ڈیفینیشن ملٹی میڈیا انٹرفیس) ایک رپورٹ ہے جو آلات کے درمیان اعلیٰ معیار کے آڈیو اور ویڈیو ڈیٹا کو منتقل کر سکتی ہے۔ USB ایک انٹرفیس ہے جو ماؤس، کی بورڈ، پرنٹر، سکینر، بیرونی ہارڈ ڈرائیو وغیرہ جیسے اضافی آلات اور کمپیوٹر کے درمیان رابطے کا کام کرتا ہے۔

2۔ ویڈیو گرافکس ارے (VGA) ایک تین قطار والا 15 پن کنیکٹر ہے۔ یہ بہت سے ویڈیو کارڈز، کمپیوٹر مانیٹر، لیپ ٹاپ کمپیوٹرز، پروجیکٹر اور ہائی ڈیفینیشن ٹیلی ویژن سیٹوں پر ڈسپلے کے لیے ویڈیو سگنل لے جانے کے لیے دستیاب ہوتا ہے)۔

4. مصنوعی ذہانت کیا ہے؟

ج۔ مصنوعی ذہانت کے حامل کمپیوٹر سسٹم انسانوں کی طرح برتاؤ کرنے جیسے گیم کھیلنا، روبوٹکس، خودکار نظام، زبانیں وغیرہ کے لیے بنائے گئے ہیں۔ ہماری روزمرہ زندگی میں مصنوعی ذہانت محفوظ نقل و حمل، بہتر طبی دیکھ بھال، آواز کی شناخت، مسائل کے حل وغیرہ پر اثر انداز ہو رہی ہے۔

5. RAM اور ROM کے درمیان فرق بیان کریں۔

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

ج۔ ریم آپریٹنگ سسٹم، ایپلیکیشن پروگرامز اور زیر استعمال ڈیٹا کو اسٹور کرتی ہے۔ روم کمپیوٹر اور BIOS کو بوٹ کرنے کے لیے استعمال ہونے والے پروگراموں پر مشتمل ہے۔

6. روبوٹ کس قسم کے کام سرانجام دے سکتے ہیں؟

ج۔ روبوٹکس سے مراد ایسی ٹیکنالوجی ہے جس میں ایسی مشینیں تیار کی جاتی ہیں، جنھیں روبوٹ کہتے ہیں۔ جو ایسے کاموں کو انجام دیتی ہیں جو روایتی طور پر انسان کرتے ہیں۔ ان کاموں میں بارودی سرنگوں اور بموں کو ناکارہ کرنا، آگ بجھانا، خلائی تحقیق، بھاری چیز اٹھانا، حرفت اور جراحت کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ روبوٹ آج کل ہوٹلوں میں ویٹر کے طور پر بھی کام کر رہے ہیں۔ ہماری روزمرہ کی زندگی میں روبوٹکس کسی کام کو معیاری، محفوظ اور موثر انداز میں کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

7. مثالوں کی مدد سے اضافی آلات (پیری فیرلز) کی تعریف کریں۔

ج۔ کمپیوٹر کے تمام ان پٹ اور آؤٹ پٹ آلات کو اضافی آلات یا پیری فیرلز کہا جاتا ہے۔ کمپیوٹر میں ڈیٹا ان پٹ کرنے کے لیے ان پٹ ڈیوائسز کا استعمال کیا جاتا ہے اور آؤٹ پٹ ڈیوائسز جیسے مانیٹر اسکرین پر ظاہر کرتا ہے یا پرنٹر کاغذ پر پرنٹ کرتا ہے۔ عام طور پر استعمال ہونے والے ان پٹ آلات کی بورڈ، ماؤس، سکینر، اور ویب کیم ہیں۔ عام طور پر استعمال ہونے والے آؤٹ پٹ ڈیوائسز ڈسپلے اسکرین اور پرنٹرز ہیں۔

8. سکینر کا استعمال لکھیں۔

ج۔ سکینر ایک ان پٹ ڈیوائس ہے۔ یہ کمپیوٹر یوزرز کو تصاویر، پرنٹ شدہ ٹیکسٹ یا ہینڈ رائٹنگ کو اسکین کرنے کی سہولت دیتا ہے اور اسے ڈیجیٹل امیجز میں تبدیل کرتا ہے۔ سکین شدہ مواد کو اسکرین پر دکھایا جاسکتا ہے، کسی دستاویز میں ترمیم یا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

9. ملٹی میڈیا پروجیکٹر استعمال کرنے کا مقصد کیا ہے؟

ج۔ ملٹی میڈیا پروجیکٹر ایک آؤٹ پٹ آلہ ہے جو کمپیوٹر کے ذریعہ تیار کردہ ٹیکسٹ، تصاویر، آڈیو اور ویڈیو مواد لے کر اسکرین یا دیوار پر بڑا کر کے دکھاتا ہے۔ ملٹی میڈیا پروجیکٹر ہائی ریزولیشن کا حامل ہوتا ہے اور معلومات کو مکمل رنگین ظاہر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

10. سرور اور کلائنٹ کے درمیان فرق واضح کریں۔

ج۔ کمپیوٹر نیٹ ورک میں پانچ بنیادی اجزاء ہوتے ہیں، یعنی سرور، کلائنٹس، ٹرانسمیشن میڈیا، کنیکٹنگ آلات اور نیٹ ورک آپریٹنگ سسٹم۔

سرور ایک طاقتور کمپیوٹر ہے جو نیٹ ورک آپریٹنگ سسٹم چلاتا ہے اور ڈیٹا اور ایپلیکیشن سافٹ ویئر کو اسٹور کرتا ہے جنھیں نیٹ ورک پر شیئر کیا جا سکتا ہے۔ یہ پرنٹر اور انٹرنیٹ کنیکشن بھی شیئر کر سکتا ہے۔

کلائنٹ ایک ایسا کمپیوٹر ہے جو سرور کے مشترکہ وسائل تک رسائی حاصل کرتا ہے۔ نیٹ ورک میں ایک پرسنل کمپیوٹر (PC) ایک کلائنٹ ہوتا ہے۔

یونٹ 2
ڈیجیٹل مہارت
مشق

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. درج ذیل میں سے کون سا ایپلی کیشن پروگرام ڈاکومنٹ کی تحریر، ترمیم اور فارمیٹنگ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
(الف) Microsoft Outlook
(ب) Microsoft Word ✓
(ج) Microsoft Excel
(د) Microsoft Access

2. ربن جو ورک بار ہے واقع ہے:
(الف) ڈاکومنٹ کے دائیں (ب) ڈاکومنٹ کے بائیں
(ج) ڈاکومنٹ کے نیچے (د) ڈاکومنٹ کے اوپری حصہ ✓

3. اسٹیٹس بار معلومات دکھاتا ہے جیسے:
(الف) ڈاکومنٹ کا سائز ایم بی یا جی بی میں
(ب) کمپیوٹر میں ڈاکومنٹ کا مقام
(ج) ڈاکومنٹ کی فائل کا نام
(د) الفاظ کی تعداد، صفحات کی تعداد، موجودہ صفحہ ✓

4. ہوم ٹیب میں درج ذیل خصوصیات شامل ہیں۔
(الف) ہیڈر اور فوٹر، صفحہ کی ترتیب، پرنٹ لے آؤٹ
(ب) تصویر داخل کریں، ورڈ آرٹ، میل کا انضمام
(ج) ٹیبل داخل کرنا، ٹیبل فارمیٹنگ
(د) کلپ بورڈ مینو، فونٹ مینو، پیراگراف مینو ✓

From English version

5. Apply Design Template کمانڈ کو استعمال کیا جاتا ہے:
(الف) سلائیڈوں کی ترتیب کو تبدیل کریں
(ب) سلائیڈوں کی شکل تبدیل کریں۔
(ج) پوری پریزنٹیشن کے پس منظر اور فونٹس کو تبدیل کریں ✓
(د) ایک نئی، خالی پریزنٹیشن بنائیں

6. تصویر کے ناپسندیدہ حصے کو ہٹانے کے عمل کو کہتے ہیں:
(الف) ہائڈنگ (ب) ہارڈنگ
(ج) کراپنگ ✓ (د) کٹنگ

From English version

7. سلائیڈ شو کے دوران Esc کی دبائیں:

(الف) آخری سلائیڈ دکھاتا ہے
(ب) پہلی سلائیڈ دکھاتا ہے۔
(ج) سلائیڈ شو کو ختم کرتا ہے ✓
(د) پچھلی سلائیڈ کو دکھاتا ہے۔

8. مائیکروسافٹ پاور پوائنٹ کو بہترین طور پر بیان کیا گیا ہے:
(الف) پریزنٹیشن سافٹ ویئر ✓
(ب) ڈیٹا بیس سافٹ ویئر
(ج) ڈرائنگ سافٹ ویئر
(د) ڈیسک ٹاپ پبلشنگ سافٹ ویئر

9. ایک سلائیڈ پر، آپ رکھ سکتے ہیں:
(الف) سنگل ویڈیو فائل ✓ (ب) دو ویڈیو فائلیں
(ج) تین ویڈیو فائلیں (د) بہت سی ویڈیو فائلیں

10. آپ سلائیڈز کو دوبارہ ترتیب دے سکتے ہیں:
(الف) سلائیڈ ویو ✓ (ب) سورٹر ویو
(ج) نوٹس پیج ویو (د) سلائیڈ شو ویو

From English version

11. ای میل استعمال کرنے والے لوگوں کے درمیان پیغام کے تبادلے کا ایک طریقہ ہے:
(الف) پوسٹ آفس سروس (ب) الیکٹرانک آلات
(ج) ڈاکیے کے ذریعے ای میل جمع کرنا اور پہنچانا
(د) ٹیلی گراف

12. ای میل ایڈریس کی درست شکل یہ ہے:
(الف) www.Pakistan.com.pk
(ب) Pakistan#$@gmail.com
(ج) Pakistan786@gmail.com ✓
(د) Gmail.com@pakistan

13. الیکٹرانک میل اکاؤنٹس کے یوزر کا نام نہیں ہے:
(الف) بڑے چھوٹے حروف کے لیے غیر حساس
(ب) ہر یوزر کے لیے ہمیشہ منفرد ✓
(ج) ای میل ایڈریس میں خالی جگہوں کی اجازت نہیں ہے
(د) صرف عددی

14. ای میل سروس فراہم کنندگان کی مثالیں ہیں:
(الف) Gmail.com اور outlook.com ✓
(ب) Chrome
(ج) Internet Explorer
(د) Mozilla Firefox

15. ای میل تحریر کرتے وقت آپشن "BCC" کا مطلب ہے:
(الف) بلائنڈ کاربن کاپی ✓ (ب) خالی کاربن کاپی
(ج) بلیک کاربن کاپی (د) بینک کاربن کاپی

مختصر جواب دیں۔

1. "ورڈ پروسیسر" اصطلاح کی وضاحت کریں۔ ورڈ پروسیسنگ پروگراموں کی کچھ مثالیں دیں۔

ج۔ ورڈ پروسیسر: ورڈ پروسیسر ایک ایپلیکیشن سافٹ ویئر ہے جو دستاویزات (Documents) کی تیاری، ترمیم، فارمیٹنگ اور پرنٹنگ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ گھروں، کاروبار، تعلیمی اداروں وغیرہ میں مختلف قسم کے کاموں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ کچھ مشہور ورڈ پروسیسرز درج ذیل ہیں:

- مائیکروسافٹ ورڈ (Microsoft Word)
- ایپل آئی ورک (Apple I Work)
- گوگل ڈاکس (Google Docs)
- لائبرے آفس (Libre Office)

2. مائیکروسافٹ ورڈ میں اسکرین دیکھنے کے تین طریقے بتائیں۔

اسکرین تین طریقوں سے دیکھا جاسکتا ہے۔

Read Mode: ڈاکومنٹ کو سکرین کے اوپر آمنے سامنے دو صفحات میں دکھانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

Print Layout: پرنٹ لے آؤٹ: یہ ڈیفالٹ اسکرین ہے جس میں ڈاکومنٹ کو اسکرین پر دیکھا جاتا ہے۔

Web Layout: اگر ڈاکومنٹ کو ویب پیج کے طور پر شائع کیا جائے تو ڈاکومنٹ کیسا نظر آئے گا۔

3. مائیکروسافٹ ورڈ کے "انسرٹ ٹیب" میں دستیاب تین Insert آپشنز کا مقصد لکھیں۔

Insert ٹیب

Page ڈالنا

Break ٹیکسٹ کو ایک نئے صفحہ پر لے جاتا ہے۔

کسی ڈاکومنٹ میں پیج بریک ڈالنے کے لیے، Pages گروپ کے نیچے Page Break پر کلک کریں۔

Textbox ڈالنا

1. Insert ٹیب کو منتخب کریں، پھر Text گروپ میں Textbox کمانڈ پر کلک کریں۔
2. ایک ڈراپ ڈاؤن مینو ظاہر ہوگا۔
3. ٹیکسٹ باکس بنانے کے لیے ڈاکومنٹ پر کہیں بھی ماؤس کو کلک کریں اور ڈریگ کریں۔
4. کرسر (Cursor) ٹیکسٹ باکس کے اندر ظاہر ہوگا۔

Table ڈالنا

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

ٹیبل شامل کرنے کے لیے Table پر کلک کریں، Tables گروپ کے نیچے باکسز پر ماؤس کو گھمائیں تاکہ آپ ٹیبل میں مطلوبہ قطاریں اور کالم رکھنا شامل کر سکیں۔ Pop Up مینو سے، Table Properties، ٹیبل اور اس کے سیل کو ترتیب دینے کے لیے سہولیات فراہم کرے گی۔

4. ملٹی میڈیا پریزنٹیشن کا مقصد لکھیں؟

ملٹی میڈیا پریزنٹیشن

پریزنٹیشنز روایتی زبانی تقریر کے بجائے سامعین تک اپنے خیالات اور رائے پہنچانے کا ایک مؤثر طریقہ ہیں۔ پریزنٹیشنز میں ملٹی میڈیا مواد کا استعمال نہ صرف سامعین کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد کرتا ہے بلکہ سیشن کے معیار کو بڑھاتا ہے۔ اسی طرح کلاس رومز میں تعلیم اور مہارت حاصل کرنے کے لیے ملٹی میڈیا پریزنٹیشن سے کام لیا جا سکتا ہے جو کافی فائدہ مند ہوتا ہے۔

ملٹی میڈیا پریزنٹیشن میں سلائیڈز، ویڈیو، یا ڈیجیٹل انداز میں پیش کردہ معلومات شامل ہوتی ہیں جن کے پس منظر میں تقریر یا موسیقی کی صورت میں آواز شامل ہو سکتی ہے جو بیانیہ، موسیقی یا صوتی اثرات ہو سکتی ہے۔ یہ زیادہ تر کاروبار اور اسکول پریزنٹیشنز کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

5. اصطلاحات 'Slide' اور 'Slide Show' کے درمیان فرق کریں۔

Slide	Slide Show
سلائیڈ پریزنٹیشن کا ایک صفحہ ہے سلائید کا مجموعہ سلائیڈ ڈیک کہلاتا ہے۔	سلائیڈ شو الیکٹرانک ڈیوائس میں یا پروجیکشن اسکرین میں سلائیڈز یا تصاویر کی ایک سیریز کی نمائش ہے۔

6. پریزنٹیشن میں تصویر کو بیک گراؤنڈ ایفیکٹ کے طور پر شامل کرنے کا طریقہ کار لکھیں۔

وہ سلائیڈ منتخب کریں جس کے بیک گراؤنڈ میں آپ تصویر شامل کرنا چاہتے ہیں۔

1. Select **Design > Format Background**.
2. In the **Format Background** pane, select **Picture or texture fill**.
3. Select **File**.
4. In the **Insert Picture** dialog box, choose the picture you want to use and then select **Insert**.

7. پریزنٹیشن میں نئی سلائیڈ شامل کرنے کے مراحل کا خاکہ بنائیں۔

پریزنٹیشن میں ایک نئی سلائیڈ شامل کرنے کے لیے، ذیل کے مراحل پر عمل کریں:

1. Home یا Insert ٹیب پر پاور پوائنٹ ربن میں، New Slide آپشن پر کلک کریں۔

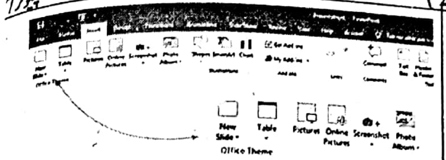

2. کھلنے والے ڈراپ ڈاؤن مینو سے اپنی مرضی کی سلائیڈ منتخب کریں۔ نئی سلائیڈ پریزنٹیشن میں اس جگہ شامل کی جائے گی جہاں آپ نے مرحلہ 1 میں کلک کیا تھا۔

Reuse Slides...

8. ای میل کی اصطلاح کی وضاحت کریں اور ای میل ایڈریس کا استعمال لکھیں۔

ج۔ ای میل (Email): الیکٹرانک میل الیکٹرانک آلات استعمال کرنے والے لوگوں کے درمیان پیغامات کے تبادلے کا ایک طریقہ ہے۔ یہ ایک موثر، سستا اور فوری مواصلات کا ذریعہ ہے۔

2.6.1 ای میل ایڈریس (Email Address)

ای میل ایڈریس ای میل اکاؤنٹ کی ایک منفرد شناخت ہے۔ یہ انٹرنیٹ پر ای میل پیغامات بھیجنے اور وصول کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے

9. ای میل تحریر کرنے میں استعمال ہونے والے درج ذیل اختیارات میں سے کوئی سے دو کی وضاحت کریں۔

Signature ،BCC،CC،To

ج۔ کا مطلب ہے کاربن کاپی۔ اس میں اُن لوگوں کے پتے شامل ہیں جن کو ہم باخبر رکھنا چاہتے ہیں لیکن یہ مطلوبہ وصول کنندہ نہیں ہوتے۔

BCC کا مطلب بلائنڈ کاربن کاپی ہے۔ یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب ہم نہیں چاہتے کہ ایک یا زیادہ وصول کنندگان کو یہ معلوم ہو۔ یہ پیغام کس اور کو بھی بھیجا گیا ہے۔

Attachment کا استعمال ای میل پیغام کے ساتھ فائل کو منسلک کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

ٹیکسٹ پیغام میں موجود اصل مواد ہوتا ہے۔

Signature ای میل پیغام کا آخری حصہ ہے۔ اس میں بھیجنے والے کا نام، پتہ، اور رابطہ نمبر وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

10. Trash،Sent،Inbox اور Spam کا مقصد لکھیں۔

ج۔ ای میل اکاؤنٹ فولڈر: ای میل اکاؤنٹوں میں موجود پیغامات کو مختلف فولڈروں میں ترتیب دیا گیا ہے۔ کچھ اہم فولڈر یہ ہیں:

Inbox: یہ پہلے سے انتخاب کردہ فولڈر ہے جہاں آنے والی یا موصول ہونے والی تمام ای میلز کو محفوظ کیا جاتا ہے۔

Sent: یہ تمام باہر جانے والے یا بھیجے گئے پیغامات کا ریکارڈ رکھتا ہے۔

Trash: تمام حذف شدہ ای میلز Trash کے فولڈر میں بھیجی جاتی ہیں۔

Spam: یہ ایک فولڈر ہے جہاں ناپسندیدہ اور مشکوک ای میلز موصول ہوتی ہیں۔

11. پیراگراف اور فونٹ گروپ میں منسلک بٹن پر لیبل لگائیں:

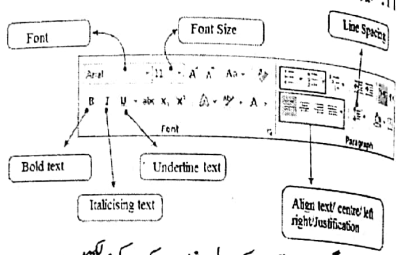

ذیل میں دی گئی وضاحتوں کے لیے شارٹ کٹ کیز لکھیں:

Ctrl + F	تلاش کا باکس کھولیے
Ctrl + I	نمایاں کردہ انتخاب کو ترچھا کیجیے
Ctrl + J	صفحہ کو جسٹیفائی کرنے کے لیے منتخب متن یا لائن کو سیدھ میں کیجیے
Ctrl + N	نئی، خالی دستاویز کی ونڈو کھولیے
Ctrl + P	پرنٹ ونڈو کھولیے
Ctrl + R	لائن یا منتخب کردہ متن کو صفحہ کے دائیں جانب سیدھ میں کرتا ہے۔
Ctrl + S	کھلی ہوئی دستاویز کو محفوظ کیجیے
Ctrl + U	منتخب کردہ متن کو خط کشیدہ کیجیے
Ctrl + W	سامنے کھلی ونڈو بند کیجیے
Ctrl + Z	آخری عمل کالعدم کیجیے
Ctrl + Y	آخری عمل دوبارہ کیجیے

6. Short Cut Keys لکھیں۔

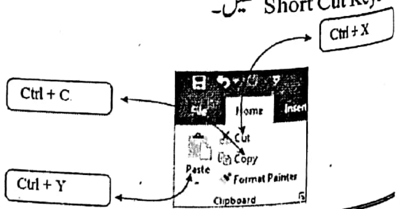

یونٹ 3
الگورتھمک سوچ اور مسائل کا حل
مشق

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. اگر مسئلہ کی ناقص وضاحت کی گئی ہو تو کیا ہو گا؟ اس کا مطلب ہے۔
(الف) اسے صحیح طریقے سے سمجھا اور شناخت نہیں کیا گیا ہے۔
(ب) ایک قابل قبول حل تیار نہیں کیا جا سکا
(ج) قابل قبول حل تجویز نہیں کیا جا سکا
(د) مندرجہ بالا سب ✓

2. مسئلہ کی تعریف میں کیا لکھا جائے؟
(الف) حل (ب) صورتحال ✓
(ج) ضرورت (د) طرز عمل

3. ایک بار مسئلہ کا حل نافذ ہو جانے کے بعد، آپ یہ کس کے ذریعہ یقینی بنائیں گے کہ یہ صحیح حل ہے؟
(الف) پروگرامنگ لینگوئج (ب) فیڈبیک ✓
(ج) تحلیل مسئلہ (د) ان پٹ

4. اچھے نفاذ کی کلید یہ ہے:
(الف) مسئلہ کا اچھا تجزیہ (ب) اچھا ڈیزائن
(ج) تاثرات (د) مذکورہ بالا سب ✓

5. فلوچارٹ کسی کی تصویر کشی کا بہترین طریقہ ہے:
(الف) مسئلہ کا پس منظر (ب) مجوزہ حل
(ج) تشخیص (د) مذکورہ بالا سب

6. ایک الگورتھم ______ لیتا ہے اور ______ لوٹاتا ہے
(الف) ان پٹ، آؤٹ پٹ (ب) مسئلہ، حل ✓
(ج) حل، مسئلہ (د) پیرامیٹرز، عمل کی ترتیب #

7. مسئلہ کے تجزیہ کا پہلا مرحلہ ______ ہے
(الف) تقسیم مسئلہ (ب) مسئلہ کی شناخت ✓
(ج) مسئلہ کا حل (د) مسئلے کی تیاری

8. ایک پیچیدہ مسئلہ کو چھوٹے مسائل میں توڑنا اور ہر ایک کو انفرادی طور پر حل کرنا۔
(الف) تقسیم ✓ (ب) تجرید (ج) پروگرامنگ
(د) منطقی سوچ

مختصر جواب دیں۔

1. ہمیں مسئلہ کے پھیلاؤ کو سمجھنے کی ضرورت کیوں ہے؟
مسئلے کے پھیلاؤ کو سمجھنے اور شناخت کرنے سے ہمیں مسئلے کو بہتر اور واضح طریقے سے حل کرنے کا موقع ملتا ہے۔ مسئلہ کے علاقے کو سمجھنے سے فوری اور بہتر حل کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

2. مسئلہ کی شناخت کیسے کریں؟

ج۔ مسئلہ کی نشاندہی کرنا

مسئلہ کی نشاندہی کرنے کے متعدد طریقے ہیں جیسے دماغ لڑانا، بحث ومباحثہ وغیرہ۔ کسی مسئلے کو سمجھنے اور پہچاننے کے بعد، مسئلہ کو واضح اور درست انداز میں بیان کیا جاسکتا ہے اور عام طور پر اسے ضرورت کے تناظر میں لکھا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے، آپ مسئلے کی تفصیلی روداد لکھ سکتے ہیں۔

3. اگر شناخت شدہ مسئلہ اتنا بڑا ہے کہ اسے ایک ساتھ حل نہیں کیا جا سکا، تو کون سا طریقہ کار آپ کو اس مسئلے کو بہتر طریقے سے حل کرنے میں مدد کر سکتا ہے؟

ج۔ مسئلے کو تقسیم کریں

کبھی کبھار مسئلے کو سمجھنے کے باوجود اسے ایک ساتھ حل کرنا بہت مشکل ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت حال میں، مسئلے کو چھوٹے اور قابل حل اجزاء میں تقسیم کرنا نہ صرف مسئلے کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے مفید ہو سکتا ہے بلکہ بہتر اور آسان حل پیش کرنا بھی ممکن ہو جاتا ہے۔

4. کیا ہمارے پاس فلوچارٹس میں ایک سے زیادہ فیصلے کی علامتیں ہیں؟

ج۔ فلوچارٹ میں ایک سے زیادہ فیصلے کی علامت کا امکان ہے۔ فلوچارٹ کا ایک متعین اختتام ہونا چاہیے۔ متعدد فیصلے کے امکان کی وجہ سے متعدد اختتامی پوائنٹس ہو سکتے ہیں۔ مندرجہ ذیل ایک فلوچارٹ کی ایک مثال ہے جس میں متعدد فیصلہ کی علامتیں ہیں۔

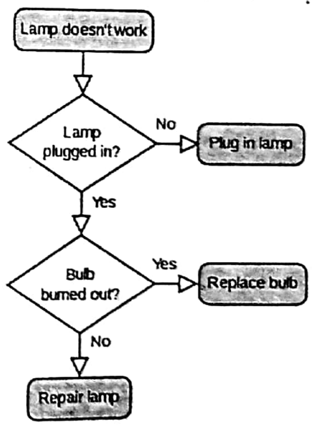

5. فلوچارٹ اور الگورتھم کے درمیان فرق کریں۔

Flowchart	Algorithm
Block by block information diagram representing the data flow.	Step by step instructions representing the process of any solution.
It is a pictorial representation of a process.	It is a stepwise analysis of the work to be done.
The solution is shown in a graphical format.	The solution is shown in a non computer language like English.
Easy to understand as compared to the algorithm.	It is somewhat difficult to understand.
Easy to show branching and looping	Difficult to show branching and looping
Flowchart for a big problem is impractical.	The algorithm can be written for any problem
Easy to make a flowchart	Difficult to write compared to flowchart

6. دو نمبروں کو جمع کرنے کے لیے الگورتھم لکھیں۔

Sol:

Step 1: Start
Step 2: Declare variables num1, num2, num3
Step 3: Read values for num1, num2
Step 4: Add num1 and num2 and assign the result to a variable sum.
Step 5: Display sum
Step 6: Stop

سرگرمی

2. حاصل کردہ نمبروں کی بنیاد پر پاس اور فیل ریمارکس کے لیے فلو چارٹ بنائیں۔

درجہ بندی کا معیار

حاصل کردہ نمبر	کیفیت
50٪ یا زیادہ	پاس
50٪ سے کم	فیل

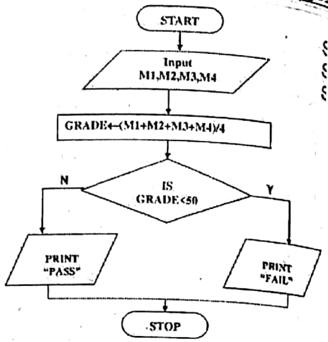

یونٹ 4
پروگرامنگ
مشق

مختصر جواب دیں۔

1. کمپیوٹر پر معلومات کیسے محفوظ کی جاتی ہیں؟

ج۔ کمپیوٹر میں معلومات کا اظہار: ڈیٹا کو پراسیس کر کے معلومات کی شکل میں محفوظ کیا جاتا ہے۔ ڈیجیٹل آلات ڈیٹا کو بائنری ترتیب میں محفوظ کرتے ہیں، یعنی '0' اور '1' کی شکل میں۔ اس کا مقصد ایسی معلومات کو محفوظ کرنا ہے جو ضرورت کے وقت آسانی سے بازیافت کی جا سکے۔ مزید تفہیم کے لیے، ایک فائل آرگنائزر کا تصور کریں، جہاں ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ ہر ریکارڈ کو پہلے لفافے میں ڈال کر ٹیگ کیا جاتا ہے، پھر ان ریکارڈوں کو ایک خاص ترتیب میں رکھا جاتا ہے اور آخر میں دراز میں محفوظ کیا جاتا ہے۔ اگر کسی ریکارڈ میں کچھ تبدیلیوں کی ضرورت ہو تو، لفافے کو دوبارہ نکالا جاتا ہے اور اسے مرکزی ریکارڈ پر حتمی شکل دینے سے پہلے اس کی کاپی پر درستگی کی جاتی ہیں۔

اسی طرح، معلومات کو کمپیوٹر کی بنیادی میموری (رینڈم ایکسیس میموری یا ریم) سے کاپی کیا جاتا ہے، اور اس کے بعد مستقل اسٹوریج کے لیے ہارڈ ڈسک میں محفوظ کیا جاتا ہے۔

2. درج ذیل اعشاری کو ثنائی نمبروں میں تبدیل کریں۔

a) 13

Divide by the base 2 to get the digits from the remainders:

Division by 2	Quotient	Remainder (Digit)	Bit #
(13)/2	6	1	0
(6)/2	3	0	1
(3)/2	1	1	2
(1)/2	0	1	3

$= (1101)_2$

b) 17

Divide by the base 2 to get the digits from the remainders:

Division by 2	Quotient	Remainder (Digit)	Bit #
(17)/2	8	1	0
(8)/2	4	0	1
(4)/2	2	0	2
(2)/2	1	0	3
(1)/2	0	1	4

$= (10001)_2$

c) 21

Divide by the base 2 to get the digits from the remainders:

Division by 2	Quotient	Remainder (Digit)	Bit #
(21)/2	10	1	0
(10)/2	5	0	1
(5)/2	2	1	2
(2)/2	1	0	3
(1)/2	0	1	4

$= (10101)_2$

d) 31

Divide by the base 2 to get the digits from the remainders:

Division by 2	Quotient	Remainder (Digit)	Bit #
(31)/2	15	1	0
(15)/2	7	1	1
(7)/2	3	1	2
(3)/2	1	1	3
(1)/2	0	1	4

$= (11111)_2$

3. درج ذیل ثنائی نمبروں کو اعشاری نمبروں میں تبدیل کریں۔

a) 1001

$(1001)_2 = (1 \times 2^3) + (0 \times 2^2) + (0 \times 2^1) + (1 \times 2^0)$
$= (9)_{10}$

b) 1100

$(1100)_2 = (1 \times 2^3) + (1 \times 2^2) + (0 \times 2^1) + (0 \times 2^0)$
$= (12)_{10}$

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

c) 1000

$(1000)_2 = (1 \times 2^3) + (0 \times 2^2) + (0 \times 2^1) + (0 \times 2^0)$
$= (8)_{10}$

d) 1010

$(1010)_2 = (1 \times 2^3) + (0 \times 2^2) + (1 \times 2^1) + (0 \times 2^0)$
$= (10)_{10}$

4. Move اورGlide کمانڈز کے بصری نتائج میں کیا فرق ہے؟

In reality, objects moving to a different spot need to pass through all spots in between. Sprites don't need to do this, and can instantly teleport to wherever they need to go. This is the main difference between the move block and the glide block: Most Motion blocks work instantly, but the glide block will move a sprite through in-between points.

5. Repeat اورForever کنٹرول کمانڈز میں فرق کریں۔ ہر ایک کے لیے مثال دیں جہاں وہ استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

Repeat کمانڈ	Forever کمانڈ
جب کوڈ کے بلاک کو ایک مقررہ تعداد کے لیے چلانے کی ضرورت ہو Repeat کمانڈ استعمال کی جاتی ہے۔	Forever ایک کمانڈ ہے جو اپنے اندر موجود کوڈ کو ہمیشہ کے لیے چلانے کی سہولت دیتی ہے۔ یوزر لوپ کو ختم کرنے کے لیے اوپر والے اسٹاپ بٹن کا استعمال کر سکتا ہے۔ Forever بلاک کوڈ کے مجموعے کو ہمیشہ کے لیے چلاتا ہے (جب تک اسے خود نہ روکیں)۔ Forever کمانڈ کے اندر موجود کمانڈز کی تعداد لامحدود ہو سکتی ہے۔
اگر Repeat کمانڈ میں 5 کو بطور دلیل استعمال کیا جائے، تو یہ 'Repeat' لوپ کے اندر کوڈ بلاکس کو 5 بار دہرائے گا۔ شکل میں موجود کوڈ اسپرائٹ کو 10 قدم آگے بڑھنے اور میاؤں کہنے پر مجبور کرے گا۔ اس کے بعد، اسپرائٹ مزید 10 قدم اٹھائے گا اور دوبارہ بولے گا۔ 10 قدم چلنے اور میاؤں کہنے کا عمل 5 بار دہرایا جائے گا۔	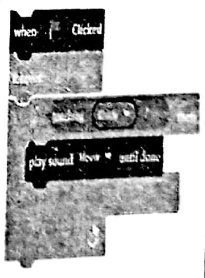

6. اگر کسی سپرائٹ کے ساتھ استعمال کیا جائے تو درج ذیل کمانڈز کے افعال لکھیں۔

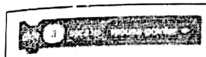	Moves the sprite smoothly towards the mouse pointer.
	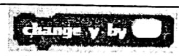 Changes sprite's y-position by specified amount. In the given situation, change y by -20 moves he sprite down 20 points.

7. Flag دبانے پر کوڈ کے درج ذیل دو سیٹ کیا کریں گے؟ اگر ممکن ہو تو، اپنے جواب کے بعد کوڈز کے ان سیٹوں کو کمپیوٹر پر چلانے کی کوشش کریں اور موازنہ کریں۔

ج۔ دونوں صورتوں میں flag دبانیں پر Sprite ماؤس پوائنٹر کی طرف بڑھے گا۔

8. کوڈز کو چلانے کے لیے درج ذیل میں سے کون سا استعمال کیا جاسکتا ہے؟ ٹک کریں جو مناسب ہیں۔

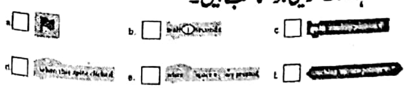

ج۔ (a), (d), (e)

9. Motion Category سے درج ذیل دو کمانڈز میں کیا فرق ہے۔

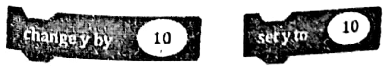

Change 'y by 10'

The change command will move the sprite 10 number of steps upward.

Set 'y to 10'.

The set command indicates specific coordinate to move to. Whenever space key is pressed and whatever the position of the sprite is, it will return to the position it was set to which in this case is 10.

10. نیچے دیے گئے الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے تصویر کے مناسب علاقوں پر لیبل لگائیں:

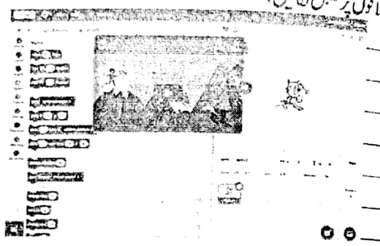

Stage, Sprite, Programming area, Blocks Palette, Flag, Sprite Properties

یونٹ 5
Digital Citizenship ڈیجیٹل شہریت
مشق

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. انٹرنیٹ، کمپیوٹر اور آئی سی ٹی آلات کے ذمہ دارانہ استعمال کے لیے اخلاقی اصولوں کے مجموعے کو کہا جاتا ہے:

(الف) کمپیوٹر کی تعلیم (ب) کمپیوٹر اخلاقیات ✓
(ج) آن لائن سیفٹی (د) انٹرنیٹ سرفنگ

2. اگر آپ باقاعدگی سے اپنے ڈیٹا کا بیک اپ لیتے ہیں، تو یہ ڈیٹا ضائع ہونے کے خطرے کے خلاف ________ ہے۔

(الف) فائر وال (ب) کلاس
(ج) سیکیورٹی (د) انسدادی حربہ ✓

3. ایک ________ وہ ہوتا ہے جو کسی غیر قانونی کام کو انجام دینے کے لیے کسی دوسرے کمپیوٹر سسٹم میں گھسنے کے لیے کمپیوٹر اور نیٹ ورک یا انٹرنیٹ کنکشن کا استعمال کرتا ہے۔

(الف) ہیکر ✓ (ب) پروگرامر
(ج) دہشت گرد (د) سپیمر

4. ________ جنگ کی ایک شکل ہے جسے سائبر دہشت گرد اہم کمپیوٹر سسٹمز کو نقصان پہنچانے یا ان پر کنٹرول حاصل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

(الف) سائبر ہیکنگ (ب) سائبر ٹیپنگ
(ج) سائبر کرائم ✓ (د) سائبر دہشت گردی

5. درج ذیل میں سے کون سا جرم ذاتی معلومات کی چوری سے متعلق ہے؟

(الف) سائبر دھونس (ب) ڈیجیٹل پائریسی
(ج) شناخت کی چوری ✓ (ج) سرقہ

مختصر جواب دیں۔

1. دانشورانہ ملکیت کا حق کیا ہے؟

ج۔ دانشورانہ املاک کے حق کا مطلب ہے کسی پروڈکٹ کے بنانے والے کا قانونی حق جیسا کہ سافٹ ویئر یا شاعری وغیرہ۔ اگر کوئی کاپی رائٹ کی خلاف ورزی کرتا ہے تو پروڈیوسر کو مقدمہ کرنے کا حق ہے۔

2. رازداری کیا ہے؟ آپ اپنی ذاتی معلومات کی آن لائن چوری سے اپنے آپ کو کیسے بچاسکتے ہیں؟

3. سائبر کرائم کی تعریف کریں اور مختلف آن لائن سائبر کرائمز کو نام دیں۔

ج۔ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ ٹیکنالوجی کے ذریعے کی جانے والی کسی بھی غیر قانونی سرگرمی کو سائبر کرائم کہا جاتا ہے۔ سائبر جرم کسی فرد یا گروہ کے ذریعے کمپیوٹر سسٹم تک غیر قانونی رسائی حاصل کر کے کیا جا سکتا ہے۔

سائبر جرم میں شامل ہیں:

- کسی فرد، کاروبار یا تنظیم سے متعلق معلومات کی چوری
- جان بوجھ کر جسمانی یا ذہنی نقصان پہنچانا یا
- متاثرہ شخص کی ساکھ کو نقصان پہنچانا۔
- آن لائن بینکنگ کے ذریعے پیسہ چوری کرنا۔
- انٹرنیٹ یوزر کو ہراساں کرنا اور ان کا پیچھا کرنا۔
- وائرس یا افواہیں پھیلانا۔
- لوگوں کے بارے میں منفی تبصرے پوسٹ کرنا۔
- دھمکی آمیز ای میل بھیجنا۔
- کاپی رائٹ کی خلاف ورزی۔
- غیر قانونی سافٹ ویئر ڈاؤن لوڈ کرنا۔

بغیر اجازت کسی اور کے کمپیوٹر کا استعمال کرنا۔

4. ڈیجیٹل ماحول میں اخلاقی مسائل کیا ہیں؟

Most important Ethical issues in technology are

- Misuse of personal information
- Misinformation and deep fakes.

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

- Lack of oversight and acceptance of responsibility.
- Use of AI
- Autonomous technology
- Lack of corporate social responsibility.

5. طبی امداد کے فوائد پر بحث کریں۔

ج۔ دنیا بھر میں اچھی طبی امداد اور سہولیات نے دنیا بھر میں مریضوں کی تعداد میں کمی کی ہے اور لوگ بہت کم وقت میں مؤثر طریقے سے صحت یاب ہو رہے ہیں۔ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے ذریعے طبی امداد نے مریضوں کو حقیقی وقت کی صورت حال میں دنیا بھر کے ماہرین سے مشورہ کرنے اور ان سے مشورہ لینے کے قابل بنایا ہے۔ طبی معاونین اکثر طبی تاریخ لیتے ہیں اور مریضوں کی اہم علامات کو ریکارڈ کرتے ہیں اور ڈاکٹروں، ہسپتالوں، کلینک وغیرہ کے دفاتر میں انتظامی اور طبی کاموں کو مکمل کرتے ہیں۔ اگر ضرورت ہو تو یہ ریکارڈ مشورے کے لیے ماہر ڈاکٹروں کے ساتھ شیئر کیے جاتے ہیں۔

یونٹ 6
ڈیجیٹل دور میں کاروبارِ نو
(Entrepreneurship in the Digital Age)
مشق

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. تعمیری سوچ ایک ________ ہے۔
(الف) ڈیزائن کے بارے میں سوچنے کا طریقہ
(ب) مسائل کی وضاحت، فریم اور حل کرنے کا طریقہ اور ذہنیت ✓
(ج) "سوچ" کو "بنانے" سے الگ کرنے کا طریقہ
(د) غیر ڈیزائنرز ڈیزائن سکھانے کے لیے نصاب

2. تعمیری سوچ ________ سے شروع ہوتی ہے۔
(الف) دستکاری کے مواد کے ساتھ خاکہ نگاری یا پروٹوٹائپنگ
(ب) چِپاں نوٹ یا نوٹ کارڈ
(ج) گہرا مشاہدہ اور انسانی ضروریات کا ادراک ✓
(د) اپنے مسئلے کے حل کی نشاندہی کرنا

3. تعریف مرحلے میں مسئلہ کی وضاحت کے لیے معلومات کہاں سے آتی ہیں؟
(الف) جانچ کا مرحلہ (ب) پروٹوٹائپ کا مرحلہ
(ج) خیال کا مرحلہ (د) گہرا مشاہدہ ✓

4. تعمیری سوچ میں تعریف کے مرحلہ کا کیا کردار ہے؟
(الف) ایک پروٹوٹائپ کے پیرامیٹرز کی وضاحت کرنا
(ب) سامعین کی وضاحت کرنے کے لیے، آپ پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔
(ج) اس مسئلے کی وضاحت کرنا جسے حل کرنے کی ضرورت ہے۔ ✓
(د) کسی مسئلے کو حل کرنے کے لیے تمام نظریات کی وضاحت کرنا

5. تعمیری سوچ عام طور پر ________ میں مدد کرتی ہے
(الف) اختراع ✓ (ب) ڈیٹا کا تجزیہ
(ج) مالیاتی منصوبہ بندی (د) آپریشنل کارکردگی

مختصر جواب دیں۔

1. تعمیری سوچ کا عمل کیا ہے؟

ج۔ تعمیری سوچ مسائل کو حل کرنے کا ایک تخلیقی عمل ہے جو مصنوعات اور پراسیس کو بہتری کی طرف لے جاتا ہے۔ تعمیری سوچ ایک تکراری عمل ہے جسے ٹیمیں یوزر کی ضرورت کو سمجھنے، مسائل کی ازسرنو وضاحت اور پروٹوٹائپ یا ٹیسٹ کے لیے اختراعی حل تیار کرنے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔

2. تعمیری سوچ کے عمل کے مراحل کی وضاحت کریں۔

تعمیری سوچ کے عمل کے درج ذیل مراحل ہیں:

گہرا مشاہدہ ← تعریف ← عمل داری ← نمونہ ← ٹیسٹ

یہ مراحل ہمیشہ ترتیب وار نہیں ہوتے ہیں اور ٹیمیں اکثر ان کو متوازی طور پر چلاتی ہیں۔ بے ترتیب اور تکراری انداز میں انھیں دہراتی ہیں۔

3. آپ تعمیری سوچ کو گہرے مشاہدے میں کیسے تبدیل کرتے ہیں؟

گہرا مشاہدہ

گہرا مشاہدہ تعمیری سوچ کے لیے عمل کا پہلا مرحلہ ہے۔ Empathize مرحلے کا ایک بنیادی مقصد یوزر کی ضروریات اور طرزِ عمل کی نشاندہی کرنا ہے۔ ٹیم یوزر کی صحیح ضرورت جاننے کے لیے تحقیق کرتی ہیں۔ وہ یوزر کا مشاہدہ اور اس سے مشورہ کر کے ان کی سوچ کا اندازہ لگاتے ہیں۔ اس طرح یوزر کے تجربات، محرکات اور مسائل کو سمجھ سکتے ہیں۔ تنظیمیں ٹیکنالوجی کا استعمال کر کے مسائل کو حل کرنے کے لیے تخلیقی صلاحیتوں اور اختراعات کے استعمال کی ترغیب دے سکتی ہیں۔

باب اول: 01
یورپ میں قرونِ وسطیٰ کا زمانہ
مشق

.1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) مارسس اور یلئس نے حکومت کی:
.a 130ء سے 150ء تک .b 161ء سے 180ء تک
.c 375ء سے 538ء تک

درست جواب: 161ء سے 180ء تک

(ii) یورپ میں قرونِ وسطیٰ کا زمانہ، اشارہ کرتا ہے:
.a نشاۃ الثانیہ .b جاگیردارانہ نظام .c تاریک دور

درست جواب: نشاۃ الثانیہ

(iii) بربری زیادہ تر تھے:
.a جرمن قبائل .b منگول .c فرانسیسی

درست جواب: جرمن قبائل

(iv) بازنطینی سلطنت کی معیشت کا انحصار تھا:
.a کان کنی .b جنگ .c تجارت وزراعت

درست جواب: تجارت وزراعت

(v) منگولوں نے قائم کیا:
.a روابط کا جال .b نجی قوانین .c دونوں

درست جواب: دونوں

.2 مندرجہ ذیل کی وضاحت کریں:
.a جاگیردارانہ نظام .b بربری قبائل
.c قدیم کلیسا

جواب: جاگیردارانہ نظام: جاگیرداری ایک سیاسی و معاشی نظام ہے جس کی بنیاد جائیداد کی ملکیت اور ذاتی وفاداری پر ہے۔ یہ اس وقت کی ضرورت تھی تاکہ سیاسی طور پر شکست خوردہ معاشرے کو دوبارہ منظم کیا جا سکے۔ جب ہر شخص کسی چھوٹے سے گاؤں یا قصبے میں رہتا تھا۔ جاگیرداری نظام نے مغربی یورپ کو منظم کرنے میں مدد دی۔ مغربی یورپ میں جاگیردارانہ نظام سلطنت روما کے زوال کے بعد پروان چڑھا۔ یورپی جاگیردارانہ نظام کا اُبھرنا سیاسی بد نظمی اور مسلسل جنگ و جدل کے بلاواسطہ اثرات کی وجہ سے تھا۔

بربری قبائل: ''بربری'' وہ اصطلاح ہے جو روما کے لوگ ان لوگوں کے لیے استعمال کرتے تھے جو ان کی سلطنت کے باہر رہتے تھے۔ چرواہے، وسی گوتھ، وانڈال، ہُن اور دیگر قبائل اس میں شامل ہیں۔ یہ بربری قبائل وسط ایشیا اور دوسرے یورپی علاقوں سے آئے اور یہاں آ کر آباد ہو گئے۔

قدیم کلیسا: رومیوں کی حکومت ختم ہونے کے بعد یعنی 476ء میں سلطنت کا مرکزی ڈھانچا ختم ہو گیا۔ جس کے نتیجے میں قبائلی سرداریوں نے جنم لیا۔ مرکزیت ختم ہونے کے بعد یورپ میں جاگیردارانہ ریاستوں کا وجود عمل میں آیا۔
بربری حملہ آوروں نے تمام معاشی۔ معاشرتی ڈھانچے کو تباہ کر دیا۔ تاہم گرجا ایک اکائی کے طور پر برقرار رہا اور سیاسی عدم استحکام کے اس دور میں گرجا نے کچھ نظم و ضبط برقرار رکھا اور کچھ تحفظ فراہم کیا۔ جس کے نتیجے میں مغربی یورپ میں پوپ مضبوط ترین مذہبی اور سیاسی شخصیت کے طور پر ابھر کر سامنے آیا۔

.3 مندرجہ ذیل سوالات کے 3 یا 4 سطروں کے جوابات دیں۔

(i) ان وجوہات کو بیان کریں جن کی وجہ سے قرونِ وسطیٰ میں جاگیردارانہ نظام وجود میں آیا۔

جواب: وجوہات: رومیوں کی حکومت ختم ہونے کے بعد یعنی 476ء میں سلطنت کا مرکزی ڈھانچا ختم ہو گیا۔ جس کے نتیجے میں قبائلی سرداریوں نے جنم لیا۔ مرکزیت ختم ہونے کے بعد یورپ میں جاگیردارانہ ریاستوں کا وجود عمل میں آیا۔

(ii) جاگیردارانہ نظام میں جنگجوؤں اور کسانوں کے مابین درجہ بند ذمہ داریوں کا موازنہ کریں۔

جواب: ذمہ داریوں کا موازنہ:

جنگ جُو	کسان
ا۔ جاگیردارانہ نظام میں ان کا تیسرا نمبر تھا۔	ا۔ جاگیردارانہ نظام میں ان کا چوتھا نمبر تھا۔
۲۔ ان میں زیادہ تر گھڑسوار تھے جنھوں نے اپنے مالکوں اور اُن کی زمینیں کا دفاع کرنے کا وعدہ کیا ہوتا تھا، جس کے بدلے میں ان کو مالکوں کی طرف سے کافی سہولیات ملتی تھیں۔	۲۔ وہ زمین دار لوگ تھے جو دولت مند زمین داروں کے کھیتوں میں کام کرتے تھے جب کہ زمین دار بدلے میں انھیں تحفظ فراہم کرتے تھے۔

(iii) بازنطینی سلطنت دنیا کے دیگر حصوں سے کس طرح جڑی ہوئی تھی؟

وضاحت: بازنطینی سلطنت کے پاس ایک مضبوط زرعی اور تجارتی معیشت تھی۔ قسطنطنیہ کو تجارتی مرکز سمجھا جاتا تھا کیوں کہ یہ یورپ اور ایشیا کو ملانے والے تجارتی راستوں کو کنٹرول کرتا تھا۔ قسطنطنیہ میں وسطی ایشیا، روس، سکینڈے نیویا، شمالی یورپ، بحیرۂ اسود اور بحیرۂ روم سے آنے والے تاجروں میں بلاواسطہ تجارتی معاہدے ہوتے تھے۔ حتیٰ عرب خطوں پر قبضے کے بعد اس سلطنت نے ایران، شام، فلسطین اور مصر کے ساتھ بھی تجارت کی، ماسوائے جنگ کے ایام کے۔

(iv) پوپ اور بادشاہ کے اختیارات اور طاقت میں تفریق کریں۔

جواب: تفریق: رومن کیتھولک کلیسا کے نظریے کے مطابق پوپ پورے کلیسا پر لامحدود اختیارات کا مالک تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ رومن کیتھولک کلیسا استحکام اور قیادت فراہم کرتا جس پر لوگ بھروسا کرتے تھے۔ مثلاً فرانس کا بادشاہ چارلی میگن متبرک سلطنتِ روما کا مضبوط ترین بادشاہ بن گیا۔ 800ء میں پوپ لیو سوم نے اس کی تاج پوشی فرانس کے بادشاہ کے طور پر کی۔ اس کے بعد کے عرصے میں پوپ کے اثر و رسوخ نے متعدد بادشاہوں کو کلیسا کے ساتھ کام کرنے پر مجبور کر دیا۔

(v) جسٹینین کوڈ کیا تھا؟ آپ کے خیال میں جسٹینین کے ایک متحد قانونی کوڈ کی ضرورت کیوں محسوس کی؟

جواب: وضاحت: جسٹینین کوڈ بازنطینی سلطنت کا اہم کارنامہ ہے۔ بادشاہ جسٹینین اول (525ء تا 565ء) کے عہد میں قدیم رومی قوانین کو جمع جسٹینین کوڈ کی شکل دے دی گئی۔ جس میں اکثر قوانین کو ہم آہنگ کیا گیا، جن پر جدید دنیا کا

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

نظام عدل مشتمل ہے۔

4. مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات دیں۔

(i) یورپ میں تاریک دور کے مثبت اور منفی اثرات کی وضاحت کریں۔ اپنی سمجھ کے مطابق کوئی رائے بھی دیں۔

جواب: **تاریک دوراور یورپ پراس کے اثرات:**
تاریک دور 500ء تا 1000ء کی اصطلاح کو قرون وسطیٰ کی متبادل اصطلاح کے طور پر بھی لیا جاتا ہے۔ اس سے مراد سلطنتِ روما کے اختتام اور نشاط ثانیہ کے آغاز سے ہے۔ تاریک دور کی تفصیلات میں بربری اور منگولوں کے درمیان جنگوں کا ذکر بھی ہوتا ہے۔

تاریک دور کے یورپ پراہم اثرات:

(i) ۔اس دور میں سائنس اور ثقافت کے میدانوں میں کم ہی ترقی رونما ہوئی۔

(ii) ۔ کیتھولک عیسائیت نے اس عہد میں نشوونما پائی۔

(iii) ۔ سلطنتِ رونما بتدریج بہت سی چھوٹی سیاسی اکائیوں میں تقسیم ہوگئی۔ مغربی یورپ میں جاگیردارانہ نظام سب سے موثر سیاسی نظام بن گیا۔

(iv) ۔ معاشرے کے انتہائی امیر اور بااثر افراد نے کلیسا، گرجا گھر تعمیر کروائے۔ اس کے علاوہ مجسمہ سازی، مصوری، کپڑے کی صنعت ، مسودات، زیورات اور ثقافتی اشیاء پر بھرپور کام ہوا۔

(v) ۔ بازنطینی سلطنت مشرقی یورپ میں ایک مضبوط سیاسی اکائی کے طور پر برقرار رہی۔

(ii) جاگیردارانہ نظام کی خصوصیات کیا تھیں؟

جواب: **خصوصیات:** سیاسی. بادشاہ احکام خداوندی کی بنیاد پر طاقتور ترین تھا اور حکامات جاری کرتا۔ حکومتی معاملات میں کیتھولک کلیسا کی خاصی طاقت تھی۔

معاشی: لوگوں کے ذمے مخصوص کام ہوتے اور جو انھیں عمر بھر کرنے ہوتے تھے۔

معاشرتی: جاگیردارانہ اہرام درجہ بندی کے حوالے سے ایک معاشرتی ڈھانچا تھا۔ کچھ افراد دیگر لوگوں کی نسبت زیادہ اہمیت کے حامل ہوتے تھے۔

(iii) زوال سلطنت روما کے اثرات کا تجزیہ پیش کریں۔

جواب: **تجزیہ:** بہت سے تاریخ دان مغربی سلطنتِ روما کے زوال اور اختتام کو قدیم دنیا کا اختتام اور قرون وسطیٰ کا آغاز تصور کرتے ہیں۔ جب سلطنت کا بنیادی ڈھانچا بیرونی حملوں سے تباہ ہوگیا تو حکومت معیار اور لوگوں کا معیار زندگی بھی زوال کا شکار ہوا۔ اس کے بعد تاریک دور کا آغاز ہوا جس نے مغربی یورپ کو بری طرح متاثر کیا۔ اس کے کچھ عوامل درج ذیل ہیں:

ا۔ رومیوں کی حکومت ختم ہونے کے بعد 476ء میں سلطنت کا مرکزی ڈھانچا ختم ہو گیا۔ جس کے نتیجے میں قبائلی سرداریوں نے جنم لیا۔ مرکزیت ختم ہونے کے بعد یورپ میں جاگیردارانہ ریاستوں کا وجود عمل میں آیا۔

۲۔ بربری حملہ آوروں نے تمام معاشی۔ معاشرتی ڈھانچے کو تباہ کردیا۔ تاہم گرجا ایک اکائی کے طور پر برقرار رہا اور سیاسی عدم استحکام کے اس دور میں گرجا نے کچھ نظم وضبط برقرار رکھا اور کچھ تحفظ فراہم کیا۔ جس کے نتیجے میں مغربی یورپ میں پوپ مضبوط ترین مذہبی اور سیاسی شخصیت کے طور پر ابھر کر سامنے آیا۔

۳۔ اگرچہ مغربی سلطنتِ روما ٹوٹ کر بکھر گئی اور سیکڑوں ریاستوں اور بادشاہتوں میں تقسیم ہوگئی تاہم مشرقی سلطنتِ روما بازنطینی سلطنت کی حیثیت سے ابھری اور قدامت پرست عیسائیت کا سرکاری مذہب قرار پایا۔

۴۔ تجارت تباہی کا شکار ہوگئی کیوں کہ تاجروں پر زمینی اور بحری دونوں راستوں سے حملے کیے جاتے تھے۔ ان کا کاروبار تباہ ہوگیا۔ تجارت کی تباہی سے یورپ کی معاشی منڈیاں ویران ہوگئیں۔ پیسا معدوم ہوگیا۔

۵۔ تعلیم و تدریس کا عمل سست روی کا شکار ہو گیا۔ صرف پادری اور گرجا سے وابستہ افراد اور کچھ دیگر افراد ہی یونانی زبان، ادب، سائنس اور فلسفے کی تعلیم حاصل کر سکتے تھے۔ قرونِ وسطیٰ کو تعلیم و تدریس کے حوالے سے زوال کا دور سمجھا جاتا ہے۔

۶۔ لاطینی زبانوں کو اب زیادہ سمجھا جاتا تھا کیوں کہ جرمن زبان بولنے والے رومی آبادی کے ساتھ مل کر رہنے لگے تھے۔ فرانسیسی، ہسپانوی اور دیگر رومی نژاد زبانوں نے لاطینی زبان سے جنم لیا۔ ایک مرکزی سلطنت کے اختتام کی جھلک کئی زبانوں کے وجود میں آجانے سے دکھائی دی۔ معاشرہ مرکزیت کھو بیٹھا اور ٹکڑوں میں تقسیم ہوگیا حتیٰ کہ 700ء میں بادشاہوں، لارڈز اور دیگر معززین نے خطے میں کچھ نظم وضبط برقرار رکھا اور جاگیردارانہ نظام قائم کیا۔

(iv) یورپ پر منگول حملوں کے اثرات کا جائزہ لیں۔

جواب: **حملوں کے اثرات:** منگولوں نے اپنا اقتدار قائم کرنے کے بعد لوگوں کو اس بات کی اجازت دی کہ وہ اپنے مقامی اداروں اور ثقافتوں کو جاری و ساری رکھیں۔ مغربی یورپ میں کیتھولک عیسائی کلیسا نے اپنے خطے میں اپنا اثر و رسوخ جاری رکھا۔ منگول حکمرانوں نے ایشیا اور یورپ کے درمیان سفر اور رابطوں میں سہولیات فراہم کیں۔ منگول عہد میں مارکو پولو جیسے سیاح چین سے معلومات لے کر آئے اور انھوں نے چین کی ٹیکنالوجی جیسے توانائی کے لیے کوئلہ، پیسا (کرنسی)، طباعت (چھپائی کا کام)، دھما کا خیز مواد، علم نجوم، طب اور علم ریاضی تک رسائی بھی فراہم کی۔ اس کے علاوہ کرسٹو جیسے محقق نے خزانے تلاش کیے۔ منگولوں نے ٹیکس کا نظام متعارف کروایا۔ بینکنگ اور بیمہ پالیسی یوریشا سے یورپ میں پھیل گئی جس کے نتیجے میں دنیا کے ان کے خطوں میں معاشی استحکام آیا۔ تاہم خطوں کے مابین تیز تر روابط کی وجہ سے منگول عہد میں ایک سنگین مسئلہ در پیش آیا۔ اس دور میں چین طاعون اور وبائی امراض کا شکار ہوا اور یوں یہ امراض مشرق وسطیٰ اور یورپ میں بھی پھیل گئے۔ اسی طاعون کی وجہ سے مغربی یورپ اور مشرقی وسطیٰ کی ایک تہائی آبادی موت کا شکار ہوگئی۔

(v) جاگیردارانہ ریاستوں کے لئے جنگ جو اتنے اہم کیوں تھے؟

جواب: **وجہ:** گیارہویں صدی عیسوی تک مغربی یورپ ایک میدانِ جنگ تھا جس میں معززین اپنے اپنے غلبے کے لیے ایک دوسرے سے لڑائی لڑ رہے تھے۔ جاگیرداروں نے اپنی اپنی جاگیروں کی حفاظت کے لیے نجی فوج، جنگ جوؤں اور گھڑ سوار دستوں کی خدمات حاصل کی ہوئی تھیں۔ ایک جنگ جو کی بہادری کی علامت اپنے آقا کے سامنے یہ تھی کہ وہ اپنے عقائد کے مطابق اپنے آقا کی حفاظت کرتے ہوئے بہادری سے لڑے۔ بادشاہ ملک کی تمام زمینوں کا مالک تھا اور قوانین بھی بادشاہ بناتا تھا۔ اُس نے زمین کا ایک رقبہ دولت مند رئیسوں کو دیا ہوا تھا۔ بدلے میں رئیس بادشاہ کو فوجی، جنگ جو اور گھوڑے فراہم کرتے۔

آج سے منسلک کریں

تشکیلی مددگار نظریات: مندرجہ ذیل موضوع پر مضمون لکھیں:

پاکستانی معاشرہ اور سماجی ڈھانچہ

جواب: **پاکستانی معاشرہ اور سماجی ڈھانچا:** پاکستانی معاشرے کے کئی نمایاں خدوخال اور خصوصیات ہیں۔ اس معاشرے میں 97 فی صد مسلمان بستے ہیں جب کہ ہندو، سکھ اور عیسائی اقلیتیں بھی پاکستانی شہری ہیں، جن کو مکمل مذہبی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی حقوق حاصل ہیں۔ اس معاشرے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ بڑے بڑے شہر مثلاً کراچی، لاہور، فیصل آباد وغیرہ آبادی سے بھرپور ہیں۔ ان

کی سہولیاتِ زندگی بھی کافی ہیں مگر دیہی معاشرہ ترقی سے مفقود ہے۔ اس کی طرف حکومت کی توجہ کم ہے۔ پاکستانی معاشرہ اوسط درجہ کے شہریوں پر مشتمل ہے۔ ان کی آمدن بھی اوسط ہے اور معیار زندگی بھی اوسط ہے۔ اس معاشرے میں معاشرتی ترقی کما حقہ نہیں ہوسکی مثلاً صحت، تعلیم، دیہی ترقی اور ترقی خواتین جیسے شعبے مناسب سہولیات سے محروم ہیں۔

اس معاشرے کی ایک خصوصیت علاقائی ثقافتیں ہیں جو اس کے حسن کو دوبالا کر رہی ہیں یعنی پنجابی ثقافت، پختون ثقافت، سندھی و بلوچی ثقافت۔ یہ ثقافتیں گلہائے رنگ رنگ ہیں جن سے پاکستانی ثقافت کا گلدستہ تیار ہوا ہے۔

پاکستانی معاشرے کی بدنصیبی کہ یہاں جمہوری نظام شفاف انداز میں نہیں پنپ رہا۔ اس معاشرے کی آدھی تاریخی مارشل لاء حکومتوں تک محیط ہے۔ پاکستانی معاشرے میں کئی تحریکیں کارفرما ہیں۔ ان میں تین تحریکیں قابل ذکر ہیں۔ مثلاً حقوقِ نسواں اور آزادی نسواں کی تحریک، حقوق انسانی کے تحفظ کی تحریک اور فضائی آلودگی سے متعلقہ تحریک۔

اس معاشرے کی ایک خصوصی اہمیت یہ بھی ہے کہ ہم حب الوطنی کی بجائے اور قوانین کا احترام کرنے کی بجائے اپنی ذات کو قانون اور ملکی مفاد سے بالا سمجھتے ہیں۔ یہ سراسر خودغرضی بھی ہے اور عدم حب الوطنی بھی۔

اس معاشرے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہاں اعلیٰ خاندان دولت، ثروت اور سیاست کی بناء پر عوام پر حکومت کرتے ہیں۔ معیار تقویٰ اور اعلیٰ کردار نہیں۔ خاندانی وجاہتوں کی وجہ سے تکریم کی جاتی ہیں نہ کہ اعلیٰ کردار کی وجہ سے۔ یہ وہ معاشرہ ہے جو انسانی بنیاد حقوق حاصل کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ انصاف بکتا ہے، پولیس محافظ کی بجائے عوام کی حاکم ہے۔ انسانی حقوق بری طرح پامال ہوتے نظر آتے ہیں۔

یہ وہ معاشرہ ہے جہاں افسر شاہی ہے۔ بیوروکریسی عوام کی حاکم ہے خادم نہیں۔ حالانکہ بیوروکریسی عوام کے ٹیکسوں سے پلتی ہے اور پُرتعیش طرزِ زندگی گزارتی ہے۔

پاکستانی معاشرہ وہ معاشرہ ہے جہاں 70 سال گزر جانے کے باوجود اُردو کو قومی زبان کا مقام نہیں مل سکا۔ مقابلہ جات کے اعلیٰ امتحانات انگریزی زبان میں ہوتے ہیں۔ اُردو مدتِ دراز سے اپنا حق مانگ رہی ہے۔

تنقیدی سوچ (اجتماعی کام)

تجزیہ کاری: جاگیردارانہ نظام کتنا بہتر تھا؟ اگر آپ اس وقت کے معززین یا کسانوں میں سے ہوتے تو کیسا محسوس کرتے؟

جواب: **وضاحت:**
جاگیرداری قرون وسطیٰ کے یورپ میں سب سے بڑا سماجی اور سیاسی نظام تھا۔ اس کی ترقی اس وقت ہوئی جب اقتدار بادشاہوں سے مقامی سرداروں تک پہنچا۔

جاگیردارانہ نظام کے فوائد:

ا۔ جاگیرداری نے کمیونٹیز کو اس تشدد اور جنگ سے بچانے میں مدد کی جو روم کے زوال اور مغربی یورپ میں مرکزی حکومت کے خاتمے کے بعد پیدا ہوئی۔

۲۔ جاگیرداری نے مغربی یورپی معاشرے کو طاقتور حملہ آوروں سے محفوظ بنایا۔

۳۔ جاگیردارانہ نظام نے تجارت کی بحالی میں اہم کردار ادا کیا۔ سرمایہ داروں نے سڑکوں اور پلوں کی تعمیر میں اپنی مالی معاونت فراہم کی۔ ان کے مسلح گھڑ سوار امن قائم کرنے کی پوری کوشش کرتے اور قانون کی پاس داری کو یقینی بناتے اور سڑکوں پر سفر کرنا محفوظ بناتے۔

۴۔ جاگیرداری نے بادشاہوں، سرمایہ داروں اور کسانوں کو فائدہ پہنچایا۔ سرمایہ دار طبقہ بادشاہوں کو قابل بھروسا جنگ جو فراہم کرتے اور بدلے میں بادشاہوں سے زمینیں وصول کرتے۔ کسانوں کو بھی بادشاہوں کی طرف سے مکمل حفاظت ملتی۔ علاقے کی بہتری کے لیے بادشاہ اناج پیسنے کی ملیں لگاتے اور ساتھ ساتھ لوہار کی دکانیں اور مختلف اوزار بنانے کے کارخانے بھی بناتے۔

۵۔ جاگیردارانہ نظام نے کسی ایک شخص یا ادارے کو زیادہ طاقتور بننے نہیں دیا۔ طاقت لوگوں میں بانٹ دی گئی۔ یہ یورپی نظریات، آئین اور شہری حقوق کی طرف پہلا قدم تھا۔

جاگیردارانہ نظام کے نقصانات: جاگیردارانہ نظام نے کچھ حد تک مقامی علاقوں میں اتحاد قائم رکھا اور تحفظ کو یقینی بنایا تاہم اس نظام میں اکثر بڑے علاقوں یا ممالک کو متحد کرنے کی طاقت نہیں تھی۔ چھوٹی جاگیردارانہ ریاستیں بڑے منصوبے لگانے کی متحمل نہیں ہوسکتی تھیں جیسا کہ آبی گزرگاہوں، نکاسی آب کا نظام اور اسی طرح کے بڑے منصوبے جس سے معاشرے کو فائدہ ہو۔ جاگیردارانہ نظام میں لوگوں کے ساتھ یکساں سلوک نہ جاتا اور نہ ہی انھیں معاشرے میں آگے بڑھنے کا موقع دیا جاتا۔ زیادہ تر کسان غلام تھے اور انھیں بادشاہ کی زمین چھوڑنے کی اجازت نہیں تھی۔ ہر ایک کو تین یا چار دن کام کرنا پڑتا تھا۔ غلاموں کو کھیتی باڑی کرنے کی اجازت لینے کے لیے ہر ہفتے تین یا چار دن کام کرنا پڑتا تھا۔ غلام اپنی نقل وحرکت محدود رکھنے کے پابند تھے اور یہاں تک کہ اپنی روزمرہ کی سرگرمیاں بھی محدود رکھتے تھے۔

باب دوم

اسلامی تہذیب کا عروج

مشق۔۔۔۔۔سوالات اور سرگرمیاں

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. وہ سال جب حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صلح کی۔
(الف) عام الجمعہ ✓ (ب) عام الحزن
(ج) عام البیت (د) عام الصلح۔

2. بنوامیہ کی خلافت کے دوران، اسلامی ریاست، اس وقت کی دنیا کی آبادی کا ______% فی صد تھی۔
(الف) 15% (ب) 20%
(ج) 25% (د) 30% ✓

3. سندھ کی فتح کس کے عہد خلافت میں ہوئی:
(الف) سلیمان بن عبدالملک (ب) مروان بن حکم
(ج) ✓ ولید بن عبدالملک (د) حضرت عمر بن عبدالعزیز

4. عظیم مسلمان جرنیل عقبیٰ بن نافع نے کہاں علاقے فتح کیے:
(الف) افریقہ ✓ (ب) وسطی ایشیاء
(ج) یورپ (د) جنوبی ایشیا

5. ______ کی خلافت کے دوران، رفیقہ میں بہت سے بربری لوگوں نے اسلام قبول کیا، اس کی وجہ ان کا اقلیتوں سے بہترین حسن سلوک تھا:

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

(الف) سلیمان بن عبدالملک (ب) ولید بن عبدالملک
(ج) مروان بن حکم (د) ✔ حضرت عمر بن عبدالعزیز

درست جواب: حضرت عمر بن عبدالعزیز

6. قبۃ الصحراء، کس کے عہد میں تعمیر ہوا:
(الف) معاویہ بن ابی سفیان (ب) عبدالملک بن مروان ✔
(ج) مروان بن حکم (د) حضرت عمر بن عبدالعزیز

7. اسلام کے سنہری دور میں ثقافت کا کون سا پہلو ابھر کر سامنے آیا؟
(الف) ✔ فن اور تعمیرات (ب) طب
(ج) سائنس (د) تمام

8. نویں صدی عیسوی میں دارالحکومت بغداد سے منتقل ہو کر گیا:
(الف) کوفہ (ب) دمشق
(ج) سامرہ ✔ (د) قاہرہ

9 عرب سائنسی علوم میں اضافے کے لئے ________ نے اہم کردار ادا کیا:
(الف) تراجم کی تحریک ✔ (ب) موالی تحریک
(ج) فن تعمیرات کی تحریک (د) مملوک تحریک

درست جواب: تراجم کی تحریک

10. ہلاکو خان نے خلافت عباسیہ کا خاتمہ کیا:
(الف) 1158ء (ب) 1220ء
(ج) 1258ء ✔ (د) 1320ء

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. بنو امیہ کے دورِ خلافت میں تعمیر کئے جانے والے تین تعمیراتی شاہکار کے نام لکھیں۔

جواب: تعمیراتی شاہکار:

بنو امیہ اسلامی فنون کے بانی تصور کیے جاتے ہیں۔ مساجد کی تعمیر میں مینار اور محراب کو متعارف کروانے کا سہرا بھی بنو امیہ کے سر ہے۔

اس کام کی بہتر مثال "قبۃ الصحراء" جو یروشلم ہے۔ یہ اسلامی تاریخ میں تعمیر ہونے والی ابتدائی عمارتوں میں سے ایک ہے۔

اسلامی طرز تعمیر کا ایک اور شاہکار جو آج تک اپنی آب و تاب کے ساتھ موجود ہے وہ امیہ مسجد، دمشق ہے۔ اس کی تعمیر ولید اول کے عہد 706ء میں شروع ہوئی اور 715ء میں، سلیمان بن عبدالملک کے عہد میں ختم ہوئی۔

2. بنو امیہ کے دورِ خلافت میں آپ عربی زبان کی ترویج کو کیسے دیکھتے ہیں؟

جواب: وضاحت: بنو امیہ نے زبان و ادب کے شعبوں میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ قرآن کریم کو اصل میں بغیر اعراب کے لکھا جاتا تھا۔ غیر عرب لوگوں کو قرآن کریم کو آسانی سے پڑھنے کے لیے بنو امیہ نے اعراب لگانے کا کام کیا۔

عبدالملک کے دور میں عربی زبان کی ترویج میں خاصا اضافہ ہوا، عربی زبان کو سرکاری زبان قرار دیا گیا۔ اس بات سے عربی زبان کو خاصا فروغ ملا۔

3. عباسی خلافت کی تحریک کے اُبھرنے کے عوامل تحریر کریں۔

جواب: عوامل:

بنو امیہ کی حکومت تقریباً اپنا 90 سالہ دور 750ء میں کھو بیٹھی۔ خلافت کے آخری تیس سالوں میں انھیں بنو عباس کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ بنو امیہ کے زوال کے زوال کی صرف یہی وجہ نہیں تھی بلکہ اس کے علاوہ بھی دیگر عوامل بھی زوال کا باعث بنے۔ ان میں سے کچھ وجوہات جیسے

خلفاء کا پُرتعیش طرز زندگی، معززین کی بے توقیری، موالیوں (غیر عرب مسلمان) سے برا رویہ، علمی سرگرمیوں سے روگردانی، اندرونی انتشار وغیرہ۔ یہ سارے عوامل بنو امیہ کے زوال اور خلافت عباسیہ کے قیام کا باعث بنے۔

4. خلافت عباسیہ کے دو مشہور خلفاء کے نام لکھیں۔

جواب: خلفاء کے نام: ا۔ ہارون الرشید ۲۔ مامون الرشید

5. آپ کے خیال میں عباسی خلفاء کا سائنسی علوم کے حوالے سے کردار کیسا تھا؟

جواب: کردار: اسلامی ثقافت کے حوالے سے عباسیوں کی سب سے بڑی خدمت سائنس میں ترقی ہے۔ عباسی خلفاء نے سائنس دانوں کو بہت اہمیت دی۔ خلافت عباسیہ کا دارالحکومت بغداد سائنسی و دیگر علوم کا مرکز بن گیا۔ بیت الحکمہ کے نام سے علم و دانش کا ایک مرکز قائم کیا۔ یہ کارنامہ خلیفہ ہارون الرشید کا تھا جسے مزید بہتر مامون الرشید نے کیا۔ یہ بات ایک واضح ثبوت ہے کہ عباسی۔ خلفاء سائنسی علوم سے شغف رکھتے تھے۔ چند دہائیوں کے اندر ہی بغداد علوم کا مرکز بن گیا۔ کئی تعلیمی ادارے، ہسپتال، مساجد اور لائبریری دنیا کے مختلف خطوں سے طالب علموں کو کھینچ کر بغداد لے آتیں۔

6. زوالِ بغداد پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: زوالِ بغداد: 1258ء میں م منگول عباسی دارالحکومت بغداد میں داخل ہوئے۔ منگول فوج جس کی قیادت ہلاکو خان کر رہا تھا، نے بغداد میں آخری عباسی خلیفہ معتصم کو شکست دے دی اور نہ صرف خلیفہ کو بلکہ ہزاروں لوگوں کو موت کی نیند سلا دیا۔ بغداد کی تباہی مسلمانوں کی تاریخ میں سب سے دلخراش واقعہ ہے۔ بغداد ہاتھ سے نکل جانے کا مطلب ہے کہ مسلمانوں کا سنہری دور اپنے اختتام کو پہنچا۔ منگولوں نے بغداد میں ہر عمارت تباہ کر دی جس میں مساجد، محلات اور بازار شامل ہیں۔ مشہور بیت الحکم اور عظیم لائبریری بھی مکمل تباہ کر دی گئی۔ ہزاروں مسودات یا تو جلا دیے گئے یا دریا میں بہا دیے گئے، جس سے دریا کا پانی سیاہ ہو گیا۔

7. خلافتِ عباسیہ میں فنون و ثقافت کے عروج پر نوٹ لکھیں۔

جواب: خلافتِ عباسیہ میں فنون و ثقافت کا عروج:

خلافت عباسیہ کے دوران مسلمانوں کے فن مصوری، فن تعمیر اور علم و ادب نے بہت ترقی کی۔ بڑے مصور اور ماہرین تعمیرات خلفاء کے زیر سرپرستی رہے۔ نہ صرف عربی ادب نے ترقی کی بلکہ عظیم ماہرین تعمیرات کے ہاتھوں عالی شان مساجد تعمیر ہوئیں۔ ماہر کاریگروں نے اپنے شاندار فنون کا مظاہرہ کرتے ہوئے ظروف سازی، شیشہ سازی، کپڑے، چمڑے، چاندی، تانبے اور پیتل کی چیزیں بنانے میں مہارت دکھائی۔ دمشق، بغداد اور دیگر شہروں میں سجائے جانے والے درباروں میں شاعروں کو خصوصی اہمیت دی جاتی تھی۔ "ابن نو داس" اور "المتنبی" عباسی دور خلافت میں مشہور ترین درباری شاعر تھے۔ غزالی نے مذہبی سائنس کو متعارف کروایا۔ یہ ایک بڑا کارنامہ تھا اور ان کے اشعار و اقوال کو اقتباس اور حوالے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیں:

1. خلافتِ بنو امیہ کے قیام پر نوٹ لکھیں۔

جواب: خلافت بنو امیہ کا قیام: بنو امیہ کی خلافت کا آغاز 661ء میں حضرت امیر معاویہ بن ابو سفیانؓ سے ہوا، جو اس خلافت کے بانی تھے۔ ان کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ سے تھا۔ امیہ حضرت حضرت امیر معاویہؓ کے پردادا کا نام تھا جو قبل از اسلام کے عہد میں مشہور سپہ سالار تھے اور ان کا تعلق مکہ سے تھا۔

رسول ﷺ اللہ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد خلافت راشدہ کا

سنہری دور 661ء تک جاری رہا، یہ سال چوتھے خلیفہ راشد حضرت علیؓ کی شہادت کا سال تھا، لوگوں نے حضرت حسنؓ ابن علیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضرت علیؓ کی خلافت کے دوران شام کے گورنر حضرت معاویہؓ تھے۔

کچھ لوگ انھیں خلیفہ بنانا چاہتے تھے، مسلم امہ کے اتحاد کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت حسنؓ نے پر حضرت امیر معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ مسلم امہ کے اتحاد کی خاطر یہ یقنی طور پر حضرت حسنؓ کی عظیم قربانی تھی۔ یوں بنو امیہ کی خلافت کا آغاز ہوا جو 661ء سے 750ء تک تھی۔

بنو امیہ کی طاقت کا مرکز شام ہی رہا اور خلافت کا دارالحکومت دمشق بن گیا۔

2. سندھ کی فتح کے بعد محمد بن قاسم نے جو اقدامات اٹھائے ان پر نوٹ لکھیں۔

جواب: محمد بن قاسم کے اقدامات:

تاریخ دان یہ بیان کرتے ہیں کہ سندھ پر عربوں کا دور حکمرانی راجا داہر کے طرز حکومت سے بالکل مختلف تھا۔ محمد بن قاسم نے جو تبدیلیاں کی تھیں وہ درج ذیل ہیں:

ا۔ مقامی آبادی کو بڑی نرمی سے رکھا گیا کیوں کہ محمد بن قاسم نے سندھ کے مقامی افراد کے لیے ایک پُرامن پالیسی روا رکھی تھی۔ ہر کسی کو یہ اجازت تھی کہ وہ بلاخوف و خطر اپنے مذہب پر کاربند رہ کر زندگی گزارے۔

۲۔ اس نے مقامی آبادی پر ٹیکس عائد کر دیے جس کے عوض اس آبادی کو جان و مال کا تحفظ فراہم کیا گیا۔

۳۔ مذہبی مقامات جیسے مندر وغیرہ کو بھی کسی حملے یا نقصان سے تحفظ فراہم کیا گیا تھا۔

۴۔ ہندوؤں کو یہ آزادی دی گئی کہ وہ اپنی بستیوں پر اپنے قوانین لاگو کریں۔ اور ایک منصوبے کے تحت محمد بن قاسم نے مقامی معززین اور راجا داہر کے سابقہ ملازمین کو بھرتی کیا۔ اس سے محمد بن قاسم کی حکمرانی مضبوط رہی۔

۵۔ مقامی غیر مسلمانوں کو فوج کی ملازمت سے مبرا رکھا گیا تھا۔

3. آپ کے خیال میں خلافت بنو امیہ کے زوال کی چار بڑی وجوہات کیا تھیں؟

جواب: بنو امیہ کے زوال کی وجوہات:

بنو امیہ کی حکومت تقریباً اپنا 90 سالہ دور 750ء میں کھو بیٹھی۔ خلافت کے آخری تیس سالوں میں انھیں بنو عباس کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ بنو امیہ کے زوال کے زوال کی صرف یہی وجہ نہیں تھی بلکہ اس کے علاوہ بھی دیگر عوامل بھی زوال کا باعث بنے۔ ان میں سے کچھ وجوہات درج ذیل ہیں:

خلفاء کا طرز زندگی: اس عہد میں کچھ خلفاء نے پُرتعیش زندگی گزاری جس سے لوگوں میں نفرت پیدا ہوئی۔ وہ گروہ جو حکومت کے خلاف تھے، انھوں نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بنو امیہ کی کمزوریوں کو مد نظر رکھ کر لوگوں کو اُکسانا شروع کر دیا۔

معززین کی بے توقیری:

نئے خلفاء کے آنے کے بعد گذشتہ خلفاء کے معززین اور منتظمین سے برا سلوک کیا جاتا۔ عظیم جرنیل موسیٰ بن نصیر، محمد بن قاسم اور قطیبہ بن مسلم سے نئے خلیفہ سلیمان بن عبدالملک کا رویہ درست نہ تھا۔ ایسا سلوک روا رکھنے سے اہم عہدوں داروں سے وفاداری کا جذبہ ختم ہوتا چلا گیا۔

موالیوں (غیر عرب مسلمان) سے برا رویہ:

بنو امیہ کی حکومت کے دوران موالیوں کو دوسرے درجہ کا شہری سمجھا جاتا تھا۔ انھیں حکومتی عہدوں سے دور رکھا جاتا۔ بھاری ٹیکس عائد کیے جاتے، ایسا کرنے سے ان میں بے چینی پائی جاتی اور یوں انھوں نے بنو امیہ کے باغیوں کی مدد کی۔

علمی سرگرمیوں سے روگردانی:

ایک مسئلہ یہ بھی تھا جس کی وجہ سے بنو امیہ پر منفی اثرات پڑے کہ انھوں نے علمی سرگرمیوں سے روگردانی اختیار کر لی تھی۔ وہ باعلم موالی جن سے بنو امیہ کا رویہ درست نہ تھا وہ ان کے مخالفین اور باغیوں سے جا ملے اور انھیں تجاویز پیش کرنے لگے۔

اندرونی انتشار:

بنو امیہ کے زوال کی ایک وجہ ان کے اندرونی اختلافات ہیں۔ یہ اختلافات جانشینی اور اقتدار کی وجہ سے پیدا ہوئے۔ کئی صدیوں میں بغاوت ہوگئی۔ ان اندرونی اختلافات نے ان کے مخالفین کو اتنا مضبوط کر دیا کہ کچھ ہی سالوں میں پوری سلطنت روبہ زوال ہوگئی۔

4. خلافتِ عباسیہ کے دوران مسلمان سائنس دانوں کے اہم کارنامے بیان کریں۔

جواب: مسلمان سائنس دانوں کے اہم کارنامے:

خلافت عباسیہ کے دوران کئی ایسے مسلمان سائنس دان گزرے ہیں جنھوں نے علمی سطح پر، علوم میں اپنا نام بنایا۔ اس وقت کے نام ور سائنس دانوں میں الراضی، ابن سینا، الخوارزمی، البیرونی اور جابر بن حیان شامل ہیں۔ ان ناموں کے علاوہ دیگر بہت سے سائنس دان ایسے ہیں جنھوں نے علوم کی روشنی دنیا میں پھیلائی۔

ابوبکر محمد الراضی (858ء۔ 935ء):

ایک مشہور طبیب، فلسفی اور کیمیا دان تھے۔ طب کے شعبے سے تعلق رکھنے والے ان کے بہت سے مقالے ایسے ہیں جن کا لاطینی میں ترجمہ ہوا اور ان کی تشہیر پورے یورپ میں ہوئی۔ انھوں نے تقریباً 237 کتابیں لکھیں۔ لیکن آج وہ کتابیں دستیاب نہیں۔ "سرالاسرار" الراضی کی سب سے مشہور کتاب ہے جسے بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔

ابن سینا (980ء۔1037ء): ابن سینا نے قرآنی، سائنسی اور اسلامی علم قانون کا علم دیگر علوم سیکھنے سے پیشتر حاصل کیے، پھر جیومیٹری، منطق اور فلسفے و طب کے دیگر پہلوؤں پر طبع آزمائی کی۔ ان کی دو مشہور کتابوں میں "القانون فی طب" اور "کتاب الشفاء" شامل ہیں۔

الخوارزمی (750ء۔825ء): الخوارزمی ایک ریاضی دان اور ماہر فلکیات تھے۔ انھوں نے "صفر" کا استعمال واضح کیا اور اعشاریہ نظام پر کام کو بڑھایا۔ انھوں نے علم ریاضی میں اہم اصطلاحات جیسے "الجبرا" اور "الگورتھم" متعارف کروائیں۔ الخوارزمی کو "بابائے الجبراء" کہا جاتا ہے۔

ابوریحان محمد ابن احمد البیرونی (973ء۔ 1053ء):

البیرونی کو آج کے دور تک عظیم مسلمان سائنس دان تسلیم کیا جاتا ہے۔ انھوں نے تقریباً 150 کتابیں لکھیں۔ ان میں سے اکثر ریاضی اور علم فلکیات پر تھیں۔ ان کی دیگر کتابیں طبیعات، عمرانیات، فارماکولوجی، معدنیات اور تاریخ پر ہیں۔ ان کی ہندوستان کے دورے پر مشتمل کتاب "کتاب الہند؛ کتاب البیرونی فی تحقیق معہ لی الہند" ہندوستان کے فلسفے اور مذہب کا بہترین تجزیہ ہے۔

جابر بن حیان (721ء۔815ء): جابر بن حیان کو بابائے کیمیا کہا جاتا ہے۔ ان کو مسلمان دنیا اور مغربی دنیا میں یکساں پذیرائی حاصل ہے۔ انھیں کئی کیمیائی ہنر

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

کا موجد کہا جاتا ہے۔ جیسے چمڑے کو محفوظ کرنے، رنگ سازی، کپڑے کو واٹر پروف (پانی سے محفوظ بنانے) بنانا، کان کنی اور تیل صاف کرنا۔
جابر بن حیان نے تقریباً 300 کتابیں لکھیں، یہ سب علم کیمیاء پر تھیں، ان میں سے کئی کتابوں کا لاطینی میں ترجمہ بھی ہوا۔

تنقیدی سوچ بچار
رائے کی تشکیل:

سوال: آپ ایسا کیوں سوچتے ہیں کہ خلافت عباسیہ اسلام کا سنہری دور تصور کیا جاتا ہے؟

جواب: وضاحت

خلافت عباسیہ کو اسلام کا سنہری دور کہنے کی کئی وجوہات ہیں:

سائنس کے شعبے میں عباسیوں کے نمایاں کام:

اسلامی ثقافت کے حوالے سے عباسیوں کی سب سے بڑی خدمت سائنس میں ترقی ہے۔ عباسی خلفاء نے سائنس دانوں کو بہت اہمیت دی۔ خلافت عباسیہ کا دارالحکومت بغداد سائنسی و دیگر علوم کا مرکز بن گیا۔ بیت الحکمہ کے نام سے علم و دانش کا ایک مرکز قائم کیا۔ یہ کارنامہ خلیفہ ہارون الرشید کا تھا جسے مزید بہتر مامون الرشید نے کیا۔ یہ بات ایک واضح ثبوت ہے کہ عباسی۔ خلفاء سائنسی علوم سے شغف رکھتے تھے۔ چند دہائیوں کے اندر ہی بغداد علوم کا مرکز بن گیا۔ کئی تعلیمی ادارے، ہسپتال، مساجد اور لائبریری دنیا کے مختلف خطوں سے طالب علموں کو کھینچ کر بغداد لے آتیں۔

ترجمے کی تحریک: خلافت عباسیہ کے آتے ہی یونانی، فارسی، سریاک اور سنسکرت زبان سے ہونے والے تراجم نے مسلم دنیا کے لیے علم کے نئے در کھول دیے۔ اگرچہ ترجمے کی اس تحریک کا آغاز بنوامیہ سے ہوا تاہم اس کو بام عروج خلافت عباسیہ کے عہد میں ملا۔ خلیفہ مامون الرشید عباسی کے دور میں "الرازی"، "دارالترجم" میں تبدیل ہوگیا تھا۔ علم ریاضی، علم نجوم، علم فلکیات اور طب کے تراجم کئی سالوں تک ہوتے رہے۔ تراجم کی اس تحریک کی بدولت عرب سائنسی علوم میں بے پناہ اضافہ ہوا۔

مسلمان سائنس دان: اس وقت کے نام ور سائنس دانوں میں الراضی، ابن سینا، الخوارزمی، البیرونی اور جابر بن حیان شامل ہیں۔

فنون اور فن تعمیر کی ترقی: مسلمانوں کے سنہری دور کے دوران اسلامی فنون اور فن تعمیر نئے طریقوں اور ٹیکنالوجی کی دریافت کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کر گیا۔ نئے خطوں میں ہونے والی فتوحات، دیگر تہذیبوں کے اثرات کی وجہ سے مسلمانوں میں نیا جوش و جذبہ آ گیا۔ تاہم مسلمان ہنرمندوں نے اپنی جمالیات میں اضافہ کیا اور نئے آرٹ کو وجود بخشا جو اسلامی دنیا کا منفرد شائل تھا۔

شاعری: دمشق، بغداد اور دیگر شہروں میں سجائے جانے والے درباروں میں شاعروں کو خصوصی اہمیت دی جاتی تھی۔ "ابن نواس" اور "المتنبی" عباسی دور خلافت میں مشہور ترین درباری شاعر تھے۔ غزالی نے مذہبی سائنس کو متعارف کروایا۔ یہ ایک بڑا کارنامہ تھا اور ان کے اشعار و اقوال کو اقتباس اور حوالے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

موازنہ: بنوامیہ اور بنوعباس کی خلافتوں میں مشترکات اور امتیازات کا جائزہ لینے کے لئے ڈایا گرام کا سہارا لیں۔

جواب: بنوامیہ:

۱۔ بنوامیہ نے 661ء سے 750ء تک حکومت کی۔ ۲۔ دوسری خلافت
۳۔ موالیوں کو کم تر سمجھا جاتا تھا۔
۴۔ دوسرے مذاہب کا عزت و احترام کیا جاتا تھا۔ ۵۔ دارالحکومت: دمشق
۶۔ خواتین کو معاشرے میں اعلیٰ مقام حاصل تھا۔

بنوعباس:

۱۔ بنوعباس نے 750ء سے 1258ء تک حکومت کی۔
۲۔ تیسری خلافت ۳۔ موالیوں کو خصوصی حقوق دیے گئے۔
۴۔ دوسرے مذاہب کا عزت و احترام کیا گیا۔ ۵۔ دارالحکومت: بغداد

مماثلت:

۱۔ فنون اور فن تعمیر میں لازوال ترقی
۲۔ تخلیقی ثقافت جہاں سیکھنے پر زور دیا گیا۔
۳۔ جانشینی کے مسائل آج سے منسلک ہوں

سوال: کیا اسلامی دنیا اپنی کھوئی ہوئی عظمت حاصل کر سکتی ہے؟ اپنے جواب کے ساتھ دو یا تین دلائل دیں۔

جواب: وضاحت:

اسلامی دنیا اپنی کھوئی ہوئی عظمت حاصل کر سکتی ہے اگر ہم آسائشوں سے خود کو دور رکھیں اور سائنس، ٹیکنالوجی اور دیگر جدید علوم میں سرمایہ کاری کریں۔ کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے ہمیں اپنی ترجیحات کو بدلنا ہوگا۔ ساتھ ساتھ حکومت کو اپنی ترجیحات تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ حکومت کو صنعت کاری اور نئی ایجادات پر زیادہ سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت ہے۔ بچوں کو ابتدائی عمر سے ہی سائنس، فنون، شاعری، ثقافت اور فن تعمیر کی تعلیم دی جانی چاہیے۔ ہمیں مزید انجینئرز، ڈاکٹرز اور افرادی قوت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تعلیم حکومت کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔

باب: 03
مسلم سلطنتیں
(سلجوق، ایوبی، فاطمی، صفوی، عثمانی) اور صلیبی جنگیں

مشق ــــــ سوالات اور سرگرمیاں

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. اناطولیہ پر قبضہ کیا:
(a) طغرل نے (b) چاغری نے
(c) ملک شاہ اوّل نے (d) الف ارسلان نے ✔

2. بیت المقدس شہر تین مذاہب کے لئے متبرک ہے۔
(a) بدھ مت، ہندومت اور اسلام
(b) یہودیت، اسلام اور بدھ مت
(c) اسلام، عیسائیت اور ہندوازم
(d) اسلام، عیسائیت اور یہودیت ✔

درست جواب: اسلام، عیسائیت اور یہودیت

3. پہلی صلیبی جنگ کا آغاز ہوا، جب:
(الف) پوپ اربن دوم نے صلیبی جنگ کا حکم دیا۔ ✔
(ب) سلجوق ترک لوگوں نے روم کے کیتھولک کلیسا پر حملہ کیا تھا۔
(ج) مسلمان فوجوں نے بحیرۂ روم پر قبضہ کر لیا تھا۔
(د) عیسائیوں کا بیت المقدس میں داخلہ بند کر دیا تھا۔

4. صلیبی جنگوں کے لڑنے والے تھے:
(a) مشرقی اور مغربی رومی سلطنتیں (b) رومی اور یونانی۔
(c) یورپی عیسائی اور مسلمان ✔ (d) یورپی اور مصری۔

5. خلافت عثمانیہ کا آغاز ہوا:
(a) 1299ء میں ✔ (b) 1453ء میں
(c) 1517ء میں (d) 1566ء میں۔

درست جواب: 1299ء میں

6. سلطنت عثمانیہ کا سب سے زیادہ پھیلاؤ کس کے دور حکومت میں ہوا:
(a) سلیمان (عالیشان) (b) سلطان محمود فاتح۔ ✔
(c) سلطان سلیم اوّل (d) سلطان مراد دوم۔

7. سلطنت عثمانیہ کا زوال ہوا:
(a) 1919ء (b) 1924ء ✔
(c) 1927ء (d) 1931ء۔

8. فاطمی سلطنت کا دارالحکومت تھا:
(a) دمشق (b) بغداد
(c) قاہرہ ✔ (d) الیپو۔

9. ایران کو عظیم ترین قوت بنانے والے تھے:
(a) فاطمی (b) صفوی ✔
(c) عثمانی (d) سلجوق۔

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. تاریخ میں مندرجہ ذیل شخصیات کی اہمیت بیان کریں۔
(i) سلطان صلاح الدین ایوبی (ii) سلطان محمد فاتح

سلطان صلاح الدین ایوبی 1173ء میں تکریت، عراق میں پیدا ہوئے۔ وہ امام الدین زنگی کی فوج میں تھے جنھوں نے انھیں اپنی فوج کا کمانڈر بنا دیا۔ صلاح الدین ایوبی جو کئی جنگوں کے ہیرو ہیں، انھوں نے بیس سال تک صلیبی جنگیں لڑیں۔ بالآخر انھوں نے یورپ کی ان فوجوں کو پیچھے دھکیل دیا جو یروشلم اور فلسطین کی مقدس سرزمین پر قبضہ کرنا چاہتی تھیں۔ دنیا نے صلاح الدین ایوبی جیسا بہادر اور بے خوف فاتح شاید ہی دیکھا ہو۔

سلطان محمد فاتح: سلطان محمد فاتح سلطنت عثمانیہ کا ایک سلطان تھا۔ سلطنت عثمانیہ کے عہد میں سلطنت کا سب سے زیادہ جغرافیائی پھیلاؤ اسی سلطان کے عہد میں ہوا۔ اس نے 1453ء میں قسطنطنیہ فتح کیا۔

2. ایوبی حکمرانوں کے زوال کے اسباب تحریر کریں۔

جواب: زوال کے اسباب:

ایک مرکزی سلطنت کے قیام کی بجائے صلاح الدین ایوبی نے مفتوحہ علاقوں میں اپنے عزیز و اقارب کو اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا۔ اس بات سے جانشینی کے مسائل سامنے آئے، اختلافات اور لڑائیاں ہوئیں اور اندرونی مخالفتیں شروع ہو گئیں جس سے ایوبی صلیبی سلطنت کمزور ہوگئی۔ عین اسی وقت زنگیوں نے خطے میں اپنی حکومت بحال کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ منگولوں نے ایوبیوں کو دمشق اور الیپو سے 1260ء میں باہر نکال دیا۔ اس کے بعد شام مملوک خاندان کے زیر قبضہ آ گیا۔ مقامی ایوبی حکومتیں شام کے کچھ علاقوں پر قابض رہیں۔ یہاں تک کہ 1334ء میں مملوک خاندان نے اس کو مکمل فتح کر لیا۔

3. سلجوق سلطنت کا سب سے طاقتور حکمران کون تھا؟

جواب: طاقتور حکمران:

الپ ارسلان کا بیٹا ملک شاہ سلجوق سلطنت کا سب سے طاقتور حکمران تھا۔ اس کے اقتدار میں سلجوق سلطنت اپنے عروج پر جا پہنچی جب اس کی سرحدیں شام سے یمن تا اناطولیہ سے چین تک پھیل گئیں۔ اس سلطنت میں یروشلم، دمشق، الیپو، موصل، انیتوچ اور بغداد شامل تھے۔ ملک شاہ کو "شاہ مشرق و مغرب" کا خطاب ملا۔ یہ خطاب عباسی خلیفہ نے عطا کیا۔

4. ایوبی حکمرانوں کی کامیابی کی وجوہات بیان کریں۔

جواب: کامیابی کی وجوہات: ایوبی قوت کا آغاز دو کرد بھائیوں سے ہوا (ایوب اور شرکوہ) جنھوں نے 1130ء میں عرق ہجرت کی۔ پھر وہ شمالی شام کے مضبوط ترک گورنر امام الدین زنگی کی خدمت میں آ گئے۔ تیرکوہ نے مصر میں نور الدین کی مہماتی فوج میں سپہ سالار کی حیثیت سے اپنی خدمات سرانجام دیں۔ 1169ء میں تیرکوہ کی وفات کے بعد یہ عہدہ اس کے بھائی ایوب کے بیٹے کے پاس آ گیا۔ صلاح الدین یوسف (صلاح دین) مصر میں شامی فوجوں کے سربراہ اور وہاں فاطمی خلیفہ کے وزیر کی حیثیت سے اس کو بادشاہ (ملک) کا خطاب دیا گیا اگرچہ اسے عمومی طور پر سلطان کہا جاتا تھا۔

نور الدین زنگی کے انتقال (1174ء) کے بعد صلاح الدین ایوبی شام آیا اور دمشق، الیپو اور موصل پر قبضہ کر لیا۔ یمن کی فتح نے اسے اس قابل بنا دیا کہ سارے بحیرۂ احمر پر قبضہ کر لے۔ اپنی پالیسیوں اور فوجی قوت کی بناء پر اس نے شام، عراق، فلسطین اور مصر پر 1186ء تک اپنا قبضہ جما لیا۔ صلیبی جنگوں کے خلاف اس کی شاندار جدوجہد نے اسے یورپ میں ایک جنگ جو کی حیثیت سے مشہور کر دیا۔ اس نے خود بطور مجاہد کہلوا کر مسلمانوں کی وسیع تر حمایت حاصل کر لی کہ وہ اسلام کو عیسائیت سے بچا کر ایک مقدس جنگ لڑ رہا ہے۔

5. صفوی حکمرانوں پر ایک نوٹ لکھیں۔

جواب: صفوی حکمرانوں پر ایک نوٹ:

صفوی خاندان شیخ صفی الدین کی اولاد ہیں جن کا تعلق اردبیل (آذربائیجان) سے تھا اور جو ایک صوفی سلسلے سے صفویہ کے سربراہ تھے۔ پندرہویں صدی کے درمیان تک شیخ صفی کے جانشین ایک بڑی فوجی قوت کے مالک بن گئے اور ان کی فوجیں خطے میں قوت و استحکام حاصل کر گئیں۔ 1501ء میں شاہ اسماعیل، جو اس وقت صفوی لیڈر تھے، نے مقامی ترک قبیلے، قزلباش کے ساتھ مل کر عثمانیوں کے خلاف مہم شروع کر دی۔ انھوں نے شیراز، بغداد اور ہرات کو بھی اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ 1524ء میں ان کی وفات کے بعد ان کا بیٹا طہماسپ ان کا جانشین بنا۔ بعد کے سالوں میں صفوی حکمرانوں نے ایران کا علاقہ، بغداد اور موصل پر بھی قبضہ جما لیا۔ 1588ء میں عباس (اول) کو تخت پر بٹھا دیا گیا۔ اس کی شاندار فوجی کامیابیوں اور موثر انتظامی نظام نے ایران کو ایک عظیم قوت بنا دیا گیا۔

6. صلیبی جنگوں کے اثرات اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: صلیبی جنگوں کے اثرات:

صلیبی جنگوں کے اہم اثرات درج ذیل ہیں:

۱۔ یورپ کا مشرقی بحیرۂ روم کی ثقافتوں سے رابطہ بڑھ گیا۔ صلیبی جنگوں

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

سے ایشیائی سامان کی ترسیل شروع ہوگئی جس سے مسالاجات، کپڑا، ریشم، گنے اور چاول کے کاروبار میں اضافہ ہوا۔

۲۔ یورپی لوگ بہتر بحری جہاز بنا رہے تھے اور ہندوستان و چین جانے کے نئے راستے تلاش کر رہے تھے کیوں کہ سرزمین مقدس پر مسلمان قابض تھے لہٰذا تھے، انھیں نئے راستے تلاش کرنے تھے، انھوں نے نقشے استعمال کرنے سیکھے، نئے بحری راستے تلاش کیے اور پرکار کا استعمال کیا۔

۳۔ یورپی لوگوں نے اپنی زبان اور علم ریاضی میں ترقی کی۔ وہ طب کے میدان، صحت و صفائی اور عمارتوں کی تعمیرات میں بھی ترقی کر گئے۔

۴۔ صلیبی جنگوں میں شکست کے بعد یورپ اور دیگر معززین کی قوت اور اثر ورسوخ میں کمی ہوئی اور بادشاہ کی طاقت میں اضافہ ہوا۔

7. سلطنت عثمانیہ کی مرکزی انتظامیہ سے متعلق نوٹ لکھیں۔

جواب: سلطنت عثمانیہ کی مرکزی انتظامیہ:

سلطنت عثمانیہ کے پاس مرکزی حکومت کا ایک نظام تھا جس کی مثال اس وقت یورپ میں نہیں تھی۔ عثمانی سلطان اپنے اختیارات کا خاصا حصہ اپنے وزیر کو عطا کر دیتے۔ اس کے علاوہ سلطنت میں بڑے عہدے دار بھی ہوتے۔ سرکاری عہدے خالصتاً میرٹ پر دیے جاتے تھے۔

مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیں۔

1. مختلف شعبوں میں سلجوق حکمرانوں کی خدمات بیان کریں۔

جواب: خدمات: سلجوق حکمرانوں نے مادی اور ثقافتی میدانوں میں بہتری پیدا کی۔ فن تعمیر اور دیگر فنون میں ترقی ہوئی اور فنی حوالے سے ترقی کے لیے اقدامات کیے گئے۔ انھوں نے خطے میں ایک ترقی یافتہ سیاسی ریاست کے قیام سے سماجی تبدیلی پیدا کی۔ سلطنت عثمانیہ اور ترک جمہوریہ سماجی، معاشی اور مذہبی حوالے سے سلجوق ریاست کی احسان مند ہیں۔

2. عیسائی طاقتوں کی نشاۃ ثانیہ نے فاطمیوں کی قوت بکھیر دی، کیسے؟

جواب: وضاحت: گیارھویں صدی کے آخر اور بارہویں کے آغاز میں کئی وجوہات کی بناء پر فاطمی خلافت کا زوال ہوا۔ عیسائی قوت کے از سر نو جمع ہو کر سلطنت کو کمزور کرنا شروع کر دیا۔ فاطمیوں کے ہاتھوں سے سسلی اور دوسرے اہم علاقے نکل گئے اور انھیں مشرق کی طرف سے صلیبی حملوں کا بھی سامنا تھا۔ سلجوق ترکوں نے مشرق خطوں سے تعلق رکھتے تھے۔ نسل پرستی پر مبنی فوج نے اندرونی سیاست پر منفی اثرات ڈالے۔ 1171ء میں صلاح الدین ایوبی نے فاطمی خلافت کو آخری ضرب ماری اور مصر کا حکمران بن گیا۔

3. سلطنت عثمانیہ کی اہم خصوصیات کیا ہیں؟

جواب: سلطنت عثمانیہ کی اہم خصوصیات:

خلافت عثمانیہ کے کل 36 سلطان تھے جنھوں نے تقریباً 623 سال حکومت کی اور یہ دور 1299ء سے 1922ء تک تھا۔ سلطان سلیم اول نے 1517ء میں مصر فتح کیا، اس کے بعد خلافت عثمانی سلطانوں کے پاس آ گئی انھیں ''خادم الحرمین الشریفین'' کا خطاب ملا۔

خلافت عثمانیہ 407 سال برقرار رہی حتیٰ ترکی کے جمہوریہ بننے کے بعد یہ سلسلہ ختم ہوا۔ کل تیں عثمانی خلفاء گزرے ہیں۔

انتظامی اور سیاسی نظام: 1335ء تک عثمانی سلطنت ایک آزاد حکومت کی حیثیت اختیار کر گئی جب اناطولیہ کے سلجوق اور الخانید حکمرانوں نے ہتھیار ڈالے۔ عثمانی حکومت کے اکثر ادارے ارحان غازی اور مراد اول کے عہد میں بنے۔

مرکزی انتظامیہ: سلطنت عثمانیہ کے پاس مرکزی حکومت کا ایک نظام تھا جس کی مثال اس وقت یورپ میں نہیں تھی۔ عثمانی سلطان اپنے اختیارات کا خاصا حصہ اپنے وزیر کو عطا کر دیتے۔ اس کے علاوہ سلطنت میں بڑے عہدے دار بھی ہوتے۔ سرکاری عہدے خالصتاً میرٹ پر دیے جاتے تھے۔

صوبائی انتظامیہ: سلطنت عثمانیہ بہت سے صوبوں میں تقسیم تھی۔ ان صوبوں کی نگرانی گورنر کرتے تھے جسے سلطان مقرر کرتا تھا۔ بیلر بیعی (گورنر اعلیٰ) کو مرکزی حکومت مقرر کرتی تھی۔ عیالت (صوبے) کو مزید سنجاک (ضلعوں) میں تقسیم کیا گیا تھا جن کی نگرانی سنجک بے (ضلعی گورنر) کرتا تھا، جنھیں اعلیٰ فوجی عہدوں سے چنا جاتا تھا اور یہ ذمہ داری مرکزی حکومت کی ہوتی تھی۔ بیلر بیعی کے پاس یہ اختیار ہوتا تھا وہ تمام علاقے کے سنجک بیعی کی نگرانی کریں۔ قاضا سنجک کا ایک ذیلی ضلع ہوتا تھا جس پر ایک قاضی (مقامی منتظم) مقرر کیا جاتا تھا۔

سماجی ڈھانچا:

سلطنت عثمانیہ کا سماجی ڈھانچا پانچ طبقے میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ اہل قلم (دانش ور، طبیب)
۲۔ شمشیر زن (فوجی افراد)
۳۔ انتظامیہ (افسران، عدلیہ، افسر شاہی)
۴۔ معاملہ کار (تاجر اور ٹیکس اکھٹا کرنے والے)
۵۔ ہنر مند (کسان، چرواہے اور فن کار)

سلطنت عثمانیہ صرف ترک مسلمانوں پر مشتمل نہیں تھی بلکہ یہ ایک کثیر المذاہبی سلطنت تھی جس میں مختلف طبقات رہ رہے تھے۔ کثیر المذہبی نظام ملت کے تحت ہر مذہب کے پیروکاروں کے لیے ان کے مذہب کے مطابق قوانین موجود تھے جس پر عمل پیرا ہو کر وہ زندگی گزارتے۔ اگر غیر مسلموں کو اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز نہیں کیا جاتا تھا تاہم اس شق پر عثمانی سلطنت کے بیشتر دور میں عمل درآمد نہیں ہوا تھا۔ ٹیکس ادا کرنے والوں کی اکثریت فعال افسر شاہی کی بھرپور حمایت و تعاون کرتی تھی۔

سلطنت عثمانیہ میں تعلیم:

سلطنت عثمانیہ میں تعلیم:

سلطنت عثمانیہ کا تعلیمی نظام دو اہم حصوں پر مشتمل تھا: رسمی تعلیم اور غیر رسمی تعلیم

رسمی تعلیم:

☆۔ سبیان سکولز (بنیادی سطح کے تعلیمی ادارے)
☆۔ مدرسے (سیکنڈری سطح کے تعلیمی ادارے)
☆۔ اعلیٰ سطح کے تعلیمی ادارے (منتظمین اور ملازمین کے لیے تعلیم)
☆۔ فوج کے لیے تعلیمی ادارے

غیر رسمی تعلیم:

☆۔ مساجد ☆۔ درویش مراکز ☆۔ اخی ایسوسی ایشن
☆۔ کیفے ☆۔ لائبریریاں اور دار المطالعہ

ان اداروں میں فوجی تعلیم کے ادارے اور اینڈرن سکولز سلطنت چلاتی تھی جب کہ باقی ادارے فلاحی تنظیمیں اور عوام چلاتے تھے۔ تعلیمی اداروں کا مقصد قرآنی تعلیم اور عربی کی تدریس تھی۔ اسلام کے بنیادی اصول (جن میں عبادات، اخلاقیات اور اسلامی رسوم شامل ہیں)، سکھانا اور طلبہ کو اپنے اپنے پیشوں کے لیے تیار کرنا۔ اس کے علاوہ طلبہ کو گنتی اور خطاطی کی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔

عثمانی طرز تعلیم کی ایک منفرد بات یہ تھی کہ وہ ابتدائی عمر میں بچوں کی صلاحیتوں کی جانچ کر لیتے تھے۔ سلطنتِ عثمانیہ کے دور میں، تقریباً تمام عرصے میں

تعلیم مفت ہی تھی۔ تاہم سلطنت کے زوال کے دنوں میں مغربی طرز تعلیم سے مسابقت کی خاطر کچھ تعلیمی اداروں نے فیس لینا شروع کر دی تھی۔

4. عام لوگوں کی زندگی میں کیتھولک کلیسا کے کردار کا تجزیہ کریں۔

جواب: وضاحت:

انسان کی زندگی اور وقار:

کیتھولک چرچ کا یہ منشور ہے کہ انسانی زندگی مقدس ہے اور انسانی شخصیت کا وقار معاشرے کے لیے اخلاقی نکتہ نظر کی بنیاد ہے۔ یہ عقیدہ ہماری معاشرتی تعلیم کے تمام اصولوں کی بنیاد ہے۔ جنگ یا دہشت گردی کے حملوں میں بے گناہ شہریوں کا جان سے جانا ایک غلط عمل ہے۔ کیتھولک عقیدہ بھی جنگ سے بچنے کی ترغیب دیتا ہے۔ قوموں کی بھی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ دنیا میں امن قائم کرنے کی بھرپور کوششیں کریں اور ہر مسئلے کا حل ایک بہتر انداز سے نکالیں۔

خاندان، برادری اور معاشرے کی اہمیت:

خاندان اور برادری مرکزی سماجی ادارے ہیں جن کی مضبوطی بہت ضروری ہے۔ لوگوں کا فرض ہے کہ وہ معاشرے میں اپنا مثبت کردار ادا کریں۔ سب کی اجتماعی بھلائی کے لیے خاص طور پر غریبوں اور کمزوروں کے لیے اقدامات اٹھائیں۔

حقوق اور ذمہ داریاں:

کیتھولک روایات سکھاتی ہیں کہ انسانی وقار کی حفاظت کی جا سکتی ہے اور ایک صحت مند معاشرہ صرف اسی صورت میں حاصل کیا جا سکتا ہے جب انسانی حقوق کا تحفظ کیا جائے اور ذمہ داریاں پوری کی جائیں۔

5. صلیبی جنگوں کے آغاز کی وجوہات لکھیں۔

جواب: وجوہات:

صلیبی جنگیں مذہبی جنگیں تھیں جنھیں قرون وسطیٰ میں رومن کیتھولک کلیسا نے شروع کیا تھا۔ یہ جنگیں 1095ء سے 1492ء تک لڑی گئی تھیں۔ رومن کیتھولک کلیسا نے یورپ سے فوجی مہموں کا آغاز کیا جس کا مقصد بیت المقدس کو مسلمانوں سے حاصل کرنا تھا۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان یہ صلیبی جنگیں فلسطین، لبنان، شام اور مصر کے محاذوں پر لڑی گئیں۔ صلیبی جنگیں (1096ء۔1102ء) پوپ اربن دوم کے کہنے پر شروع کی گئیں تا کہ عیسائی بازنطینی سلطنت کو مسلمان سلجوق ترکوں کے خلاف مدد پہنچائی جا سکے، کیوں کہ اس وقت سلجوق مقدس سرزمین پر حکمرانی کر رہے تھے۔ نیچے دیے گئے جدول میں 1099ء سے 1289ء تک کی صلیبی جنگوں کا خلاصہ دیا گیا ہے۔

صلیبی جنگ	سال	لڑنے والے	نتیجہ
پہلی صلیبی جنگ	1096ء۔ 1099ء	پوپ اربن دوم کے کہنے پر مختلف مغربی ممالک سے جنگ جو آئے۔ مسلمان سلجوق ترک	صلیبی جنگوں نے جنگ جیتی اور مقدس سرزمین پر قبضہ کر لیا۔
دوسری صلیبی جنگ	1147ء۔ 1149ء	یورپی بادشاہان: لوئس ہفتم اور کونریڈ سوم	مسلمانوں نے مقدس سرزمین پر غلبہ حاصل کر لیا۔
تیسری صلیبی جنگ	1189ء۔ 1192ء	فریڈرک۔ بادشاہ فلپ آگٹس، فرانس۔ بادشاہ رچرڈ اول، برطانیہ۔ مسلمانوں کی طرف سے نور الدین زنگی کی فوج، قیادت جرنیل صلاح الدین ایوبی	تیسری صلیبی جنگ کا نتیجہ معاہدہ اور جنگ بندی تھی کہ یروشلم مسلمانوں کے قبضے میں رہے گا لیکن عیسائی تجارت اور عبادت کی غرض سے آ سکیں گے۔
چوتھی صلیبی جنگ	1202ء۔ 1204	پوپ انوسنٹ سوم۔ صلاح الدین ایوبی	عیسائی فوجوں نے قسطنطنیہ پر قبضہ کر لیا اور بازنطینی سلطنت کو آپس میں تقسیم کر لیا۔ بازنطینی اور یورپی حکمرانوں کی لڑائی کی وجہ سے بازنطینی سلطنت کمزور ہوگئی۔
پانچویں صلیبی جنگ	1208ء۔ 1289	پوپ انوسنٹ سوم۔ بادشاہ فریڈرک دوم (جرمنی)۔ لوئس نہم، فرانس۔ ایڈورڈ اول، برطانیہ۔ مملوک مسلمان	مملوک فوج نے عیسائیوں کو شکست دی۔ مشرق وسطیٰ کی عیسائی ریاستیں بھی مسلمانوں کے ہاتھ آ گئیں۔

☆☆☆☆

باب چہارم

جنوبی ایشیا میں مسلمان

(دہلی سلطنت)

مشق

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیں اور a,b,c میں سے درست جواب کا چناؤ کریں۔

1. دیبل میں، راجہ داہر کی فوج حیران ہوئی اور اس کے حوصلے پست ہو گئے کیونکہ:

(ا) بدھ مت لوگوں اور عربوں کا اتحاد (ب) جاٹوں کا اتحاد
(ج) سرخ جھنڈے کا گر جانا (د) منجنیقوں کے استعمال سے۔

2. محمود غزنوی نے جنوبی ایشیا پر کتنے حملے کیے:

(ا) 12 مرتبہ (ب) 17 مرتبہ
(ج) 19 مرتبہ (د) 23 مرتبہ۔

3. پرتھوی راج کو ترائن کی جنگ میں کس کے ہاتھوں شکست ہوئی:

(ا) محمود غزنوی (ب) محمد غوری

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

(ج) قطب الدین ایبک (د) محمد بن قاسم۔

4. حضرت لعل شہباز قلندرؒ کا مزار واقع ہے:

(ا) لاہور (ب) پاکپتن

(ج) سیہون ✓ (د) دہلی۔

5. رضیہ سلطانہ کا تختہ الٹنے کی کئی بار کوشش کی گئی، کیونکہ وہ:

(ا) اس کا تعلق خاندانِ غلاماں سے تھا

(ب) وہ اقلیتوں کے خلاف تھی

(ج) وہ بہت سخت اور ضدی حکمران تھی

(د) وہ کٹھ پتلی کی حیثیت سے کام کرنے کو تیار نہیں تھی۔ ✓

6. ابراہیم لودھی کو شکست ہوئی:

(ا) پانی پت کی پہلی جنگ میں (ب) پانی پت کی دوسری جنگ میں

(ج) پانی پت کی تیسری جنگ میں (د) ✓ پانی پت کی چوتھی جنگ میں۔

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. ایک حکمران کی حیثیت سے علاؤالدین خلجی کا کردار بیان کریں۔

جواب: علاؤالدین خلجی کا کردار:

علاؤالدین خلجی نے دہلی کے سلطان کی حیثیت سے 1296ء اور 1316 تک حکومت کی۔ علاؤالدین خلجی سلطان جلال الدین فیروز خلجی کی حکومت کا خاتمہ کر کے دہلی کا سلطان بنا۔ ایک حکمران کی حیثیت سے اس نے خود کو ہندوستان کا ایک عظیم جنگ جو بادشاہ اور ذہین فوجی حکمت عملی رکھنے والا جرنیل ثابت کیا۔

2. رضیہ سلطانہ کے دو اہم کارنامے کون سے تھے؟

جواب: رضیہ سلطانہ کے اہم کارنامے:

ا۔ رضیہ سلطانہ نے بڑی بہادری سے دشمن علاقے پر حملے کیے اور انھیں اپنی سلطنت میں شامل کیا۔

۲۔ اس نے انتظامی امور میں کئی اصلاحات کیں، وہ اپنے عہد کی ایک ماہر سیاست بھی تھی۔

۳۔ اس نے علم کی ترویج کے لیے لائبریریاں کھولیں۔

3. قطب الدین ایبک کی ذاتی خصوصیات بیان کریں کہ جس نے اسے خاندان غلاماں کی حکومت کا بانی بنایا۔

جواب: دہلی سلطنت کا بہترین حکمران:

خاندان غلاماں کی بنیاد قطب الدین ایبک نے رکھی۔ وہ وسطی ایشیاء کے ایک ترک قبیلے میں پیدا ہوا۔ اسے بچپن میں ایک اغوا کر کے ایک غلام کی حیثیت سے فروخت کر دیا گیا۔ چند ہاتھوں میں فروخت ہونے کے بعد بالآخر سلطان محمد غوری نے اسے خرید لیا۔ اس کے اچھے کردار اور اس کی صلاحیتوں کے پیش نظر سلطان نے اسے شاہی اصطبل کا انچارج بنا دیا۔ وہ ترقی کرتا ہوا ایک فوجی کمانڈر بن گیا۔ اس نے شمالی ہندوستان کی فتوحات میں اہم کردار ادا کیا۔

قطب الدین ایبک نے چار سال حکومت کی۔ اس نے کئی مشہور عمارتیں بنائیں جیسے: دہلی کی قوت السلام مسجد۔ ایک حکمران کی حیثیت سے وہ بہت سخت لیکن اصول پسند اور پرہیز گار تھا۔ اس نے اس خطے کے غیر مسلموں سے بہت نرم اور برداشت والا رویہ رکھا۔

4. آپ کے خیال میں وہ کون سے تین عوامل ہیں جو دہلی سلطنت کے زوال کا باعث بنے؟

جواب: تین عوامل: دہلی سلطنت 320 سال تک یعنی 1206ء۔1526ء تک قائم رہی۔ زوال پہلے شروع ہوا اور اختتام 1526ء میں ہوا۔ اس زوال کی کئی وجوہات تھیں۔ ان میں سے تین درج ذیل ہیں:

ا۔ جانشینی میں اختلاف کی صورت میں، کوئی قانون وراثت موجود نہیں تھی۔ کسی سلطان کی موت کی صورت میں آپس کی جنگ شروع ہو جاتی۔

۲۔ سالہا سال گزرنے کے بعد سلطنت کا پھیلاؤ بہت ہو گیا تھا۔ موثر ذرائع مواصلات نہ ہونے کی وجہ سے مرکز سے بیٹھ کر پوری سلطنت کو کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا تھا۔

۳۔ ٹیکس وصولیوں کی بدتر انتظامیہ کی وجہ سے حکومتی معاملات میں وسیع پیمانے پر بدعنوانیاں شروع ہو گئی تھیں۔ اس وجہ سے سلطنت کمزور ہو گئی تھی۔

5. تصوف کا پیغام کیا ہے؟

جواب: تصوف کا پیغام:

تصوف کی بنیاد اللہ کی محبت ہے۔ تصوف کے پیروکار وجدان اور بصیرت سے اللہ کا قرب، علم، روحانی سچ اور حقیقت کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ جب مسلمانوں نے دنیا کے ایک بڑے حصے پر غلبہ پالیا تو آٹھویں صدی عیسوی میں حکمرانوں کی دنیاوی خواہشات کے حصول کی کوششوں کے ردعمل کے طور پر تصوف معرض وجود میں آیا۔ تصوف نے عوام کی تعلیم و تربیت کے ذریعے مسلم معاشرے کے قیام میں اہم کردار ادا کیا۔ ایسی کوششیں کی گئیں کہ ایک مثبت اور مضبوط سماجی سلسلہ تشکیل دیا جائے جو تضادات سے آزاد ہو۔

مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات دیں

1. برصغیر میں مسلمان حکمرانی کے لئے محمود غزنوی اور سلطان غوری کے کردار کو بیان کریں۔

جواب: محمود غزنوی اور سلطان غوری کا کردار:

محمود غزنوی کا کردار:

محمود غزنوی مسلمان تاریخ کے مضبوط ترین بادشاہوں میں سے ایک ہے۔ اس کی پیدائش 927ء میں ہوئی۔ وہ چھبیس سال کی عمر میں بادشاہ بن گیا تھا۔ محمود کی حکمرانی زیادہ تر افغانستان کے حصوں میں تھی، لیکن اس نے اپنی سلطنت میں جنوبی ایشیاء کے کچھ علاقے بھی شامل کر لیے تھے۔ محمود غزنوی نے ہندوستان پر سترہ حملے کیے۔ وہ ہر مرتبہ فاتح ہوتا جس کی وجہ اس کی کامیاب جنگی حکمت عملی ہوتی۔ اس کی سب سے مشہور فتح 1024ء میں سومناتھ کی تھی۔ سومناتھ گجرات، کاٹھیاوار کا ایک شہر ہے جس پر ہندو بادشاہ بھیمہ اول کی حکومت تھی۔ یہ شہر اپنے مندر کی وجہ سے مشہور تھا جہاں ہندو بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے۔ محمود غزنوی نے سومناتھ پر 1026ء میں حملہ کر دیا اور اس علاقے کے راجپوت حکمرانوں کی مزاحمت کے باوجود شہر کو فتح کر لیا۔ محمود کی فتح نے ہندوستان تبلیغ اسلام کے لیے اہم کردار ادا کیا۔ ہندوستان سے بڑی مقدار میں دولت غزنی لے جائی گئی۔ محمود کی فتوحات نے ہندوستان پر مسلمانوں کی فتوحات کے لیے راہ ہموار کر دی۔ مقامی ہندوستانی حکمرانوں کی کمزوریاں بھی عیاں ہو گئیں جس سے ہندوستان مزید کمزور ہو گیا۔ سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان میں فتح کیے گئے علاقوں میں کوئی بھرپور اور مضبوط انتظامیہ نہیں چھوڑی تھی۔ جلد ہی اس کی سلطنت اس کے کمزور جانشینوں کے ہاتھ لگ گئی اور ہندوستانی علاقوں پر ان کا اثر ورسوخ ختم ہو گیا۔

سلطان غوری کا کردار:

غوری خاندان کا تعلق افغانستان سے تھا۔ غزنوی سلطنت کے زوال کے بعد غوری خاندان حکمران بن گیا۔ محمد غوری غزنی کے گورنر کا چھوٹا بھائی تھا۔ اس نے عزم کیا کہ وہ جنوب ایشیا میں مسلم حکمرانی کر کے رہے گا۔ شہاب الدین غوری نے اپنی فوجی مہم کا آغاز پشاور پر قبضے سے کیا۔ کئی سالوں کی کوشش کے بعد اس نے

پنجاب کے حکمران خسرو ملک کو شکست دے دی اور پنجاب کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ تاریخ دان اس بات پر متفق ہیں کہ ترائن پر لڑی جاتے والی جنگیں وہ چند مشکل جنگیں تھیں جو سلطان غوری نے لڑیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اسے مشترک راجپوت سے لڑنا پڑا تھا۔

2. ترائن کی جنگ کے اثرات نے ہندوستان کی تاریخ کیسے تبدیل کی؟

جواب: وضاحت:

شہاب الدین غوری نے اپنی فوجی مہم کا آغاز پشاور پر قبضے سے کیا۔ کئی سالوں کی کوشش کے بعد اس نے پنجاب کے حکمران خسرو ملک کو شکست دے دی اور پنجاب کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ تاریخ دان اس بات پر متفق ہیں کہ ترائن پر لڑی جانے والی جنگیں وہ چند مشکل جنگیں تھیں جو سلطان غوری نے لڑیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اسے مشترک راجپوت فوج سے لڑنا پڑا تھا۔

ترائن کی پہلی جنگ 1191ء میں لڑی گئی۔ سلطان غوری نے ترائن کی طرف پیش قدمی شروع کر دی جہاں اس کا سامنا پرتھوی چوہان اور دیگر سیکڑوں راجاؤں کی فوجوں سے ہوا۔ یہاں گھمسان کی جنگ ہوئی جس میں سلطان غوری شدید زخمی ہوا۔ اس کے نتیجے میں اسے پسپا ہونا پڑا۔

تاریخ دانوں کے بقول ترائن کی دوسری جنگ 1192ء میں لڑی گئی اور اسے ہندوستانی تاریخ کا اہم موڑ سمجھا جاتا ہے۔

1192ء میں ہونے والی ترائن کی دوسری جنگ کے اثرات:

ا۔ ہندوستان پر مسلمانوں کے غلبے کو کبھی بھی ختم نہیں کیا جا سکا۔

۲۔ ہندوستانی راجاؤں کا عدم اتحاد کھل کر سامنے آیا۔

۳۔ فوجی مہارت اور ہتھیاروں کے حوالے سے مسلمان فوج ہندوستانی فوجوں سے بہت بہتر تھی۔

۴۔ ترائن کی جنگوں نے ہندوستان پر مسلمانوں کی حکمرانی کی راہ ہموار کر دی۔

ترائن کی زبردست فتح کے بعد محمد غوری نے قطب الدین ایبک کو اپنا گورنر چنا۔ اپنے آقا کے حکم کی پاسداری کے طور پر قطب الدین ایبک نے مزید پیش قدمی کی اور بڑی کامیابی سے مزید علاقے فتح کر لیے جن میں میرٹھ، دہلی اور گوالیار شامل ہیں۔ غوری کے ایک اور گورنر محمد بختیار خلجی نے بہار اور بنگال کے علاقے بھی فتح کر لیے۔

3. آپ کے خیال میں دہلی سلطنت کا سب سے بہترین حکمران کون تھا؟

جواب: دہلی سلطنت کا بہترین حکمران:

میرے خیال میں دہلی سلطنت کا سب سے بہترین حکمران قطب الدین ایبک تھا۔ اس کے اچھے کردار اور اس کی صلاحیتوں کے پیش نظر سلطان غوری نے اسے شاہی اصطبل کا انچارج بنا دیا۔ وہ ترقی کرتا ہوا ایک فوجی کمانڈر بن گیا۔ اس نے شمالی ہندوستان کی فتوحات میں اہم کردار ادا کیا۔

دہلی کی فتح کے بعد سلطان غوری خراسان واپس آیا اور ایبک کو مفتوح علاقوں کا گورنر بنا دیا۔ 1206ء میں غوری کی وفات کے بعد ایبک ہی اس کا جانشین بنا۔ ایبک نے دہلی کو دارالحکومت بنایا اور وہ جنوب ایشیا کا پہلا مسلمان حکمران بن گیا۔

قطب الدین ایبک نے چار سال حکومت کی۔ اس نے کئی مشہور عمارتیں بنائیں جیسے دہلی کی قوت السلام مسجد۔ ایک حکمران کی حیثیت سے وہ بہت سخت لیکن اصول پسند اور پرہیز گار تھا۔ اس نے خطے کے غیر مسلموں سے بہت نرم اور برداشت والا رویہ رکھا۔

4. دہلی سلطنت کے زوال کے اسباب کا تجزیہ کریں۔

جواب: دہلی سلطنت کے زوال کے اسباب:

دہلی سلطنت 320 سال تک یعنی 1206ء۔1526ء تک قائم رہی۔ زوال پہلے شروع ہوا اور اختتام 1526ء میں ہوا۔ اس زوال کی کئی وجوہات تھیں۔ ان میں سے تین درج ذیل ہیں:

ا۔ جانشینی میں اختلاف کی صورت میں کوئی قانون وراثت موجود نہیں تھی۔ کسی سلطان کی موت کی صورت میں آپس کی جنگ شروع ہو جاتی۔

۲۔ سالہا سال گزرنے کے بعد سلطنت کا پھیلاؤ بہت ہو گیا تھا۔ موثر ذرائع مواصلات نہ ہونے کی وجہ سے مرکز سے بیٹھ کر پوری سلطنت کو کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا تھا۔

۳۔ ٹیکس وصولیوں کی بدتر انتظامیہ کی وجہ سے حکومتی معاملات میں وسیع پیمانے پر بدعنوانیاں شروع ہو گئی تھیں۔ اس وجہ سے سلطنت کمزور ہو گئی تھی۔

۴۔ کمزور حکمرانوں کی وجہ سے معززین دربار بغاوت پر اتر آئے۔

۵۔ پندرہویں صدر میں علاقائی ریاستیں مضبوط ہو گئی تھیں۔ انھوں نے ٹیکس دینے سے انکار کر دیا تھا لہٰذا مرکز کو ان کے کنٹرول رکھنا مشکل ہو گیا تھا۔

۶۔ تیمور کا حملہ دہلی کے حکمرانوں کے لیے ایک بڑا دھچکا تھا اور بابر کے قبضے نے سلطنت کا خاتمہ کر دیا۔

تنقیدی سوچ

رائے کی تشکیل:۔

وہ کون سی اہم ترین چیزیں تھیں جنھوں نے مسلم خاندانوں کی حکومتیں بنانے کے قابل بنایا؟

موازنہ:۔

سوال: رضیہ سلطانہ اور محمد بن تغلق کی حکمرانی میں کیا بات مشترک تھی؟

جواب: مشترک بات:

دونوں کے ادوار حکمرانی میں ان کے کچھ تجربے کامیاب اور کچھ ناکام رہے۔ دونوں کے ادوار سلطنت میں عوام نے خوشحالی کے دن دیکھے۔ دونوں کا اقتدار میں آنا موروثی تھا۔ سلطان التتمش کے بیٹوں کی بجائے اس کی بیٹی رضیہ سلطانہ اس کی جانشین بنی۔ غیاث الدین کی وفات کے بعد اس کا بیٹا جونا خان اس کا جانشین بنا۔

باب پنجم

مغلیہ سلطنت

سوالات اور مشق

نیچے دیئے گئے میعادی جدول میں ہر مغل بادشاہ کا نام اور مدت حکمرانی لکھا ہے۔

بابر 1526-1530ء	اکبر 1556-1605ء	شاہ جہاں 1627-1658ء
ہمایوں 1530-1540ء 1555-1556ء	جہانگیر 1605-1627ء	اورنگزیب 1658-1707ء

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

1. میعادی جدول میں دیکھنے کے بعد، نشاندہی کریں کہ کن دو بادشاہوں کی مدت حکمرانی سب سے طویل تھی۔

جواب: **طویل مدت حکمرانی:**
جدول کے مطابق مغل بادشاہ جلال الدین اکبر اور مغل بادشاہ اورنگ زیب عالم گیر کے دور حکومت سب سے طویل تھے۔ دونوں نے 49، 49 سال برصغیر پر حکمرانی کی۔

---

2. مدت حکمرانی کی ترتیب سے بادشاہوں کی فہرست تیار کریں، سب سے کم مدت حکمرانی والے کو پہلے لکھیں۔

جواب:

مغل بادشاہوں کے نام	مدت حکمرانی
ظہیر الدین محمد بابر	1526-1530ء
نصیر الدین محمد ہمایوں	1530-1540ء
	1555-1556ء
نور الدین جہانگیر	1605-1627ء
شہاب الدین شاہ جہاں	1627-1658ء
جلال الدین محمد اکبر	1556-1605ء
اورنگ زیب عالم گیر	1658-1707ء

3. تمام مغل بادشاہوں نے سلطنت کو کامیابی سے چلانے کے لئے مختلف کوششیں کیں۔ نیچے دیے گئے بکس میں تین عظیم مغل بادشاہوں کی اہم کوششوں کا ذکر کریں اور بتائیں کہ کیسے یہ اقدامات لوگوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوئے:

جواب: **وضاحت:**

مغل بادشاہ	بہتری کے اقدامات	عوام کو فائدہ
اکبر	۱۔ ٹیکس کا موثر نظام ۲۔ تجارت اور مینو فیکچرنگ کی صنعت کو فروغ ملا۔	۱۔ امیروں پر غریبوں سے زیادہ ٹیکس لگایا گیا۔ ۲۔ کھانے کی مصنوعات، مسالے اور ٹیکسٹائل کی کثرت
جہانگیر	۱۔ فن اور ادب پر خاص توجہ دی گئی اور دنیا کو مصوری کے شاہکار دیے۔	۱۔ مصور کو فروغ ملا اور لوگوں کو روزگار ملا۔
شاہ جہاں	۱۔ فن اور فن تعمیر کے بہت سے شہکار دنیا کو دیے۔	۱۔ لوگوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کیے۔

سوال: درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. مغل بادشاہوں نے مذہبی رواداری کی پالیسی اپنائی تا کہ سلطنت میں ہم آہنگی اور ________ برقرار رہے۔
(ا) ترقی (ب) برابری ✓
(ج) باہمی میل جول (د) معاشی ترقی۔

2. اکبر بادشاہ نے غیر مسلموں پر ________ ختم کر دیا تھا۔
(ا) ٹول ٹیکس (ب) مالیاتی ٹیکس
(ج) جزیہ ✓ (د) لازمی فوجی سروس۔

3. مغل طرز تعمیر ترقی کرتا رہا:
(ا) سولہویں صدی تک (ب) سترہویں صدی تک
(ج) ✓ اٹھارہویں صدی تک (د) انیسویں صدی تک۔

4. جنگ پلاسی لڑی گئی:
(ا) 1737ء (ب) 1747ء
(ج) 1757ء ✓ (د) 1767ء۔

5. میر جعفر کو تاریخ میں یاد کیا جاتا ہے، اس کی:
(ا) بہادری کی وجہ سے (ب) ✓ غداری کی وجہ سے
(ج) شمشیر زنی کی وجہ سے (د) سپاہ گیری کی وجہ سے۔

6. پانی پت کی تیسری لڑائی کی وجہ سے ________ کو اپنی حکمرانی مضبوط کرنے کا موقع ملا:
(ا) برطانوی حکمرانوں (ب) مسلمانوں ✓
(ج) مرہٹوں (د) سکھوں۔

7. اکبر بادشاہ پوتا تھا:
(ا) ہمایوں کا (ب) جہانگیر کا
(ج) بابر کا ✓ (د) بہادر شاہ ظفر کا۔

8. آئین اکبری تحریر ہے:
(ا) بیرم خان کی (ب) ابوالفضل کی ✓
(ج) اکبر کی (د) بہادر شاہ ظفر کی۔

9. جنگ آزادی کا آغاز ہوا:
(ا) میرٹھ سے ✓ (ب) دہلی سے
(ج) کان پور سے (د) سرنگا پٹم سے۔

10. 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد، بہادر شاہ ظفر کو جلا وطن کیا گیا:
(ا) لکھنؤ (ب) کابل
(ج) رنگون ✓ (د) کان پور۔

سوال: مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھیں:
(ا) منصب داری نظام (ب) زنجیر عدل (ج) بابرنامہ

جواب: **منصب داری کا نظام:**
1570ء میں ایک نئے انتظامی اور ٹیکس کے نظام کے طور پر منصب داری نظام متعارف کروایا گیا۔ منصب دار۔ بلا واسطہ طور پر بادشاہ کو جواب دہ تھے۔ وہ زرعی مالیہ سمیت دیگر تمام ٹیکس اکھٹا کرنے کے ذمے دار تھے۔
منصب داروں کی فوجی ذمے داریوں میں ایک خاص تعداد میں گھڑ سوار تیار رکھنا اور ان کے گھوڑوں کو رجسٹر کروانا اور مہر لگوانا شامل ہیں۔ اس نظام کا مقصد بادشاہ کی فوجی قوت کو جنگی نقطہ نظر سے برقرار رکھنا تھا۔

زنجیر عدل: زنجیر عدل جہانگیر آگرہ کے قلعے کے باہر "زنجیر عدل" نصب کرنے کے لیے مشہور تھا۔ اس سونے کی زنجیر لگانے کا مقصد شہریوں اور بادشاہ کے درمیان رابطہ پیدا کرنا تھا۔ جہانگیر نے اعلان کیا تھا کہ کوئی بھی انصاف کا متلاشی اس زنجیر کو ہلائے، گھنٹی پر اس کی ملاقات بادشاہ سے کروادی جائے گی۔

بابرنامہ: کسی ہندوستانی حکمران کی طرف سے لکھی جانے والی خودنوشت کے طور پر "بابرنامہ" اسلامی ادب کی چند ابتدائی کتب میں شمار ہوتا ہے۔ اس کتاب میں دہلی سلطنت حاصل کرنے کے لیے بابر کی سیاسی اور فوجی کوششوں کی تفصیل ہے۔ یہ خودنوشت 1500ء کے آس پاس کے زمانے میں اسلامی وسطی ایشیاء اور جنوبی ایشیاء میں اس کے تجربات کی عکاس ہے۔ اس کتاب میں جغرافیہ، کثیر اللسلی آبادی، موسیقی، فنون اور مختلف زبانیں شامل ہیں۔ جانوروں اور پودوں، شکار کرنے کی تکنیک، ماہی گیری اور زراعت جیسے موضوعات بھی "بابرنامے" میں زیر بحث آئے ہیں۔

مندرجہ ذیل سوالات کے مفصل جوابات دیں:

1. ان عوامل کا جائزہ لیں جن کی بناء پر ظہیر الدین بابر نے ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی۔

جواب: **عوامل کا جائزہ:** مغلیہ سلطنت کے قیام سے بہت ترک افغان بادشاہتیں جنھیں دہلی سلطنت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، یہاں قائم تھیں۔ ان لوگوں نے جنوبی ایشیاء پر تقریباً تین سو سال حکومت کی۔ 1398ء میں ایک پُر جوش فاتح تیمور لنگ کی قیادت میں ترکوں نے شمالی ہندوستان پر حملہ کر دیا اور مفتوحہ علاقوں پر خضر خان کو اپنا گورنر نامزد کر دیا۔ ایک صدی کے اندر شمالی ہندوستان چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہو گیا۔ سولہویں صدی کے آغاز میں مضبوط مغل خاندان نے ہندوستان پر حملہ کیا۔

۱۔ مغلیہ سلطنت کا بانی ظہیر الدین محمد بابر (1525ء-1530ء) تھا۔ وہ ایک باصلاحیت جرنیل تھا۔ وہ تیمور اور چنگیز خان دونوں کی نسل سے تھا۔ بابر نے ابراہیم لودھی، افغانیوں اور راجپوتوں کے خلاف کامیابیاں حاصل کر کے مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی۔

۲۔ 1529ء تک بابر شمالی ہندوستان کے بیشتر علاقوں پر قبضہ کر چکا تھا، پھر اس نے مغلیہ سلطنت کو مستحکم کیا۔ مغلیہ سلطنت کی سرحدیں، برصغیر کے قدرتی جغرافیے کی بنا پر تعین کی گئی تھیں۔ بابر نے سلطنت کی فعال انتظامیہ کی تشکیل کے لیے مندرجہ ذیل اہم کوششیں کیں۔

☆۔ بابر نے آگرہ کو اپنا دار الحکومت بنایا۔ اس نے عمائدین سلطنت اور معززین کو زمینیں تحفے میں دے کر ان کی حمایت حاصل کی۔

☆۔ اس نے اپنے چار بیٹوں کو گورنر متعین کیا تا کہ وہ صوبوں کو بہتر طریقے سے چلا سکیں۔

☆۔ مسلمان اور ہندو دونوں مقامی انتظامیہ کا حصہ ہوتے تھے۔

2. **شاہ جہاں کے عہد کو مغلیہ سلطنت کا سنہری دور کیوں کہا جاتا تھا؟**

جواب: **وجہ:**
1628ء میں شہاب الدین شاہ جہاں مغلیہ سلطنت کا بادشاہ بنا اور اس نے مغل حکمرانوں کی پالیسیوں کو جاری رکھا۔ اس نے دکن ریاستوں پر قبضہ کر کے جنوبی ہندوستان کی طرف مغلیہ سلطنت کو پھیلا دیا۔ شاہ جہاں نے ایک بڑی اور مضبوط فوج بنا کر مغلیہ سلطنت کی قوت میں اضافہ کیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی فوج ایک بہت بڑی تعداد پر مشتمل تھی۔ اس نے فوجی قوت میں اضافہ بڑی تعداد بڑی تعداد میں توپیں بنا کر سلطنت کی طاقت میں اضافہ کیا۔

فنون کی سرپرستی:
شاہ جہاں بھی فنون اور فن تعمیر کا دلدادہ تھا۔ مغلیہ عہد کی کچھ شاندار ترین عمارتیں اس کے دور حکومت ہی میں بنیں جیسے لال قلعہ، تاج محل اور اس کی بیگم ممتاز محل کا مقبرہ۔ شاہ جہاں نے مغل فنون اور فن تعمیر میں ایرانی اور ہندوستانی ثقافت کی حسین آمیزش کی ہے۔

شاہ جہاں نے ایک نیا دار الحکومت شاہ جہاں آباد کے نام سے بنایا اور اس میں عالی شان لال قلعہ تعمیر کروایا۔ عوامی ہال میں شاہ جہاں تخت طاؤس (مور والا تخت) پر بیٹھا تھا جو ہیرے جواہرات اور قیمتی دھاتوں اور نگینوں سے جڑا ہوا تھا۔ سونے کی نکی چار ٹانگیں سیٹ کو سہارا دیے ہوئے تھیں؛ زمرد کے بنے 12 ستون زمرد کی بنی چھت کو سہارا دیے ہوئے تھے۔ ہر ستون کے اوپر دو مور بنے ہوئے تھے جن پر جواہرات کندہ تھے، مور کی ہر جوڑی کے بیچ ایک درخت بنا ہوا تھا جو ہیرے، زمرد، یاقوت اور موتیوں سے مزین تھا۔

شاہ جہاں دور کی اہم تعمیرات:

☆۔ تاج محل (آگرہ) ☆۔ مسجد وزیر خان (لاہور)
☆۔ شالامار باغ (لاہور) ☆۔ شاہی قلعہ لاہور کے محلات
☆۔ لال قلعہ (دہلی) ☆۔ جامع مسجد (دہلی)

3. **ان مسائل کی نشاندہی کریں اور وضاحت کریں جن کی بنا پر اورنگزیب ہندوستان میں غیر مقبول ہوا۔**

جواب: **نشاندہی اور وضاحت:**
کچھ تاریخ دانوں کے بقول اورنگ زیب کی کچھ پالیسیوں نے مسلمانوں اور غیر مسلموں میں یکساں طور پر عدم اطمینان کی فضا پیدا کر دی تھی۔ یہ پالیسیاں کچھ یوں تھیں:

۱۔ اورنگ زیب کی طویل جنگوں کی وجہ سے مغلیہ سلطنت میں مالی دشواریوں میں اضافہ ہو گیا تھا۔ اس نے عوام پر بھاری ٹیکس عائد کر دیے تھے جن میں جنگی ٹیکس بھی شامل تھا جو لوگوں کی برداشت سے باہر تھا۔ سلطنت کی آمدنی میں کمی واقع ہو گئی تھی کیوں کہ پورے ہندوستان میں زراعت، تجارت اور صنعت کے شعبوں میں ترقی نہیں ہو رہی تھی۔

۲۔ اورنگ زیب برصغیر کو اپنی سیاسی۔ مذہبی خواہشات اور مرضی کے مطابق چلانا چاہتا تھا جس کی وجہ سے اس کی حکومت کو مشکلات کا سامنا تھا۔ مثلاً اورنگ زیب نے ہندوؤں اور دیگر مذاہب کے لوگوں پر جزیہ ٹیکس دوبارہ لاگو کر دیا تھا جسے اکبر بادشاہ نے ختم کر دیا تھا۔ ہندو جزیہ ادا کرنے پر خوش نہیں تھے۔

تمام تر چیلنجوں کے باوجود اورنگ زیب نے سلطنت کو تقریباً نصف صدی تک برقرار رکھا، تاہم سلطنت تیزی سے زوال کی طرف جاتی رہی۔ اورنگ زیب کی وفات کے بعد سلطنت شدید انتظامی اور معاشی بحران کا شکار ہو گئی۔ جیسا کہ ہمیں تاریخ سے علم ہوا کہ مغلیہ سلطنت میں وراثت کی تقسیم کی روایت تیمور لنگ سے لی گئی تھی کہ سلطنت کو تمام بیٹوں میں یکساں تقسیم کیا جائے۔ اس کا مقصد سلطنت کو موثر طریقے سے چلانا تھا۔ تاریخ دان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اورنگ زیب کے بیٹوں کا چیلنجوں کا مقابلہ نہ کر سکنا، اٹھارہویں صدی کے وسط میں مغلیہ سلطنت کے زوال کا باعث بنا۔

4. **ظہیر الدین بابر سے اورنگزیب عالمگیر تک مذہبی رواداری کی مغل پالیسی بیان کریں۔**

جواب: **مذہبی رواداری کی مغل پالیسی:**
سولہویں اور سترہویں صدیوں میں مغلیہ سلطنت اپنی سیاسی قوت اور ثقافت کے عروج پر تھی۔ مغل بادشاہ نہ صرف مصوری، فنون، فن تعمیر اور شاعری کے دلدادہ تھے بلکہ ان میں انتہا درجے کی مذہبی رواداری بھی پائی جاتی تھی۔ اکثر مغل بادشاہ ہندوستان کے مختلف سماجی، سیاسی اور سیاسی مفادات کا توازن مختلف مذہبی طبقات کے عقائد میں عدم مداخلت سے برقرار رکھتے تھے۔
مغل حکمران مسلمانوں اور غیر مسلموں میں مذہبی رواداری برقرار رکھنے کے لیے مختلف طریقے اپناتے تھے تا کہ سلطنت کا نظام پُرامن اور ہم آہنگی سے چلتا رہے۔
نیچے دی گئی تفصیل میں وہ مذہبی پالیسی دی گئی ہے جس پر عظیم مغل حکمران ہندوستان پر عمل کرتے تھے۔

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

مغلیہ حکمران	مذہبی پالیسی
بابراور ہمایوں	ا۔ بابر نے بڑی وسیع النظری اور ہم آہنگی والی اسلامی پالیسی اپنائی۔ تاریخ دانوں کے نزدیک اس نے دیگر مذاہب کے ماننے والوں کو بھی زیر بار نہیں کیا۔ ۲۔ بابر نے ہمیشہ عالمانہ مذہبی گفت وشنید کی قدر کی۔ بابر کے بیٹے ہمایوں نے بھی اپنے والد کی مذہبی پالیسی اپنائی۔ کسی حد تک وہ بھی اپنے والد کی طرح روادار تھا۔
اکبراور جہانگیر	ا۔ تمام تر مغلیہ بادشاہوں میں اکبر سب سے زیادہ روادار تھا۔ اس نے اسلامی قوانین کا اطلاق غیر مسلموں پر نہیں کیا تھا اور انھیں اجازت دی تھی کہ وہ اپنے علاقوں میں اپنے اپنے مذہب کے مطابق زندگی بسر کریں۔ ۲۔ اپنی مذہبی رواداری کے ثبوت کے طور پر اکبر نے غیر مسلموں پر سے جزیہ ٹیکس دینے کی پابندی اٹھالی تھی۔ ۳۔ جب اکبر کا بیٹا جہانگیر تخت نشیں ہوا تو اس نے نسبتاً سخت مذہبی پالیسی اپنائی تاہم وہ سلطنت میں موجود دیگر مذہبی اقوام کے ساتھ روادار رہا۔
شاہ جہاں اوراورنگ زیب	ا۔ شاہ جہاں تمام مسلمانوں اور غیر مسلموں کے ساتھ غیر متعصب رہا۔ ۲۔ بہت سے تاریخ دان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اورنگ زیب دیگر مذاہب کے ساتھ روادار ہی رہا۔ حتیٰ اس نے غیر مسلموں کو فنڈ بھی دیے کہ وہ اپنی عبادت گاہیں بنائیں۔ تاہم کچھ تاریخ دان اورنگ زیب کو غیر مسلموں کے بارے میں عدم برداشت والا حکمران کہتے ہیں۔

5۔ مغل مصوری اور فن تعمیر کے چیدہ چیدہ نکات بیان کریں، کچھ مثالیں بھی دیں۔

جواب: مغل مصوری اور فن تعمیر:

ہندوستانی معاشرے کو مذہبی اور سماجی طور پر روادار اور باشعور بنانے کے علاوہ مغل بادشاہوں نے شاندار قسم کی مصوری اور فن تعمیر کا ایک ایسا انداز متعارف کروایا ہے جسے اسلامی اور ہندوستانی فن تعمیر کی آمیزش ہے۔ مغل فن تعمیر اکبر کے دور سے پروان چڑھا حتیٰ اٹھارویں صدی میں اپنے عروج پر آ گیا۔ مغل فن مصوری اور فن تعمیر کی مثالیں پاکستان، افغانستان، ہندوستان، نیپال اور بنگلہ دیش میں پائی جاتی ہیں۔

قلعے، محلات اور مقبرے: مغل حکمرانی کے دوران قلعوں اور مقبروں کا فن تعمیر اسلامی فن تعمیر کی شاندار شباہت اور عکاسی ہے۔ مغلوں نے اپنے فن تعمیر میں ایرانی اور ہندوستانی فن تعمیر کو ضم کر دیا۔ قلعوں کے گنبد منفرد طرز کے ہیں۔ مینار عالی شان ہیں اور ان میں انتہائی خوب صورت کونے اور پر شکوہ ہال ہیں۔ قلعوں میں فوجیوں کے لیے بیرکیں تھیں، میٹنگ کے لیے نجی اور عوامی ہال ہوتے۔ داخلی دروازوں پر باغات، گھوڑوں اور ہاتھیوں کے اصطبل ہوتے۔ محرابوں پر نقش ونگار، سجاوٹ کے حصے، جس میں جیومیٹری کے ڈیزائن اور کندہ کاری خصوصیت کی حامل ہوتی۔ مغل محلات فن تعمیر کی مہارت اور ہند ایرانی روایات کی عکاسی کرتے ہیں۔

مغل مصوری، فنون اور ادب: مغل عہد حکمرانی نے ہندوستان کو شاندار فن تعمیر، ادبی وثقافتی تاریخ سے نواز ہے۔ فن مصوری میں مغل حکمرانی کی دل چسپی ایرانی، ہندی فن مصوری کا ایک حسین امتزاج ہے۔ مغل عہد کی مصوری ایرانی ادب اور ہندی لوک ادب کے موضوعات کی عکاسی کرتی ہیں۔ ان فن پاروں میں زیادہ تر بادشاہوں کی تصاویر، واقعات اور درباری زندگی، جنگل کی زندگی، شکار کی مصوری اور جنگ کی عکاسی شامل ہیں۔

فن مصوری کا آغاز ترک افغان دہلی سلطنت سے ہوا اور اکبر، جہانگیر اور شاہ جہاں کے عہد میں اس فن نے عروج حاصل۔ مغل عہد حکمرانی میں فارسی، بنگالی اور پنجابی ادب پروان چڑھا۔ ادب پروری میں مغلوں کی دل چسپی کی عکاسی "تزک بابری"، "ہمایوں نامہ" اور "نورتن" جیسی کتابیں ہیں۔

تنقیدی سوچ: نظریہ سازی: ۔کیا آپ کا خیال ہے کہ اورنگزیب نے سلطنت پر کامیابی سے حکمرانی کی؟

جواب: وضاحت:

میرے خیال میں اورنگ زیب عالم گیر نے کامیابی سے اپنا دور حکمرانی گزارا۔ اورنگ زیب ایک بے خوف جنگ جو تھا اور اپنی بہادری کی وجہ سے جانا جاتا تھا۔ اس نے کئی جنگیں لڑیں اور کئی ریاستوں کو مغلیہ سلطنت میں ضم کر لیا۔ اس کے زیر حکومت مغلیہ سلطنت افغانستان اور برما تک پھیل گئی تھی۔ کچھ تاریخ دانوں کے بقول اورنگ زیب کی کچھ پالیسیوں نے مسلمانوں اور غیر مسلموں میں یکساں طور پر عدم اطمینان کی فضا پیدا کر دی تھی۔ یہ پالیسیاں کچھ یوں تھیں:

ا۔ اورنگ زیب کی طویل جنگوں کی وجہ سے مغلیہ سلطنت میں مالی دشواریوں میں اضافہ ہو گیا تھا۔ اس نے عوام پر بھاری ٹیکس عائد کر دیے تھے جن میں جنگی ٹیکس بھی شامل تھا جو لوگوں کی برداشت سے باہر تھا۔ سلطنت کی آمدنی میں کمی واقع ہو گئی تھی کیوں کہ پورے ہندوستان میں زراعت، تجارت اور صنعت کے شعبوں میں ترقی نہیں ہو رہی تھی۔

۲۔ اورنگ زیب برصغیر کو اپنی سیاسی، مذہبی خواہشات اور مرضی کے مطابق چلانا چاہتا تھا جس کی وجہ سے اس کی حکومت کو مشکلات کا سامنا تھا۔ مثلاً اورنگ زیب نے ہندوؤں اور دیگر مذاہب کے لوگوں پر جزیہ ٹیکس دوبارہ لاگو کر دیا تھا جسے اکبر بادشاہ نے ختم کر دیا تھا۔ ہندو جزیہ ادا کرنے پر خوش نہیں تھے۔

باب ششم
جدید دنیا
مشق

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. دریافت کے لئے کیے گئے سفر سامان تجارت لانے کے لئے تھے:

(ا) برطانیہ سے (ب) ہسپانیہ سے

(ج) اطالیہ سے (د) ہندوستان سے۔ ✓

2. 1453ء کے بعد ایشیاء اور یورپ کے زمینی تجارتی راستے بند کر دیے تھے:

(ا) بازنطینی سلطنت نے (ب) سلطنت عثمانیہ نے ✓

(ج) سلطنت رومانے (د) مغلیہ سلطنت نے۔

3. پندرھویں صدی کے مہم جو بحری سفر کو ترجیح دیتے تھے کیونکہ وہ:

(ا) سستے ہوتے تھے (ب) محفوظ ہوتے تھے

(ج) قریب پڑتے تھے (د) یہ تمام وجوہات تھیں۔ ✓

4. یورپی تاریخ میں ______ نے قرون وسطٰی کے عہد کو جدیدیت میں تبدیل کیا:

(ا) تشکیل نو (ب) نشاۃ ثانیہ ✓

(ج) صنعتی انقلاب (د) قسطنطنیہ کی فتح۔

5. ______ کے نظریات نے تشکیل نو کی تحریک کی نمائندگی کی:

(ا) مارٹن لوتھر ✓ (ب) نپولین بوناپارٹ

(ج) کرسٹوفر کولمبس (د) لیونارڈو ڈاونسی۔

6. تیس سالہ جنگ کا اختتام ہوا:

(ا) معاہدہ پیرس (دوم) سے (ب) معاہدۂ ویسٹ فالیہ سے ✓

(ج) تشکیل نو کی تحریک سے (د) انقلاب فرانس سے۔

7. سائنسی انقلاب کے دوران، یورپی دانشوروں نے سوالات اٹھائے؛ ______ کے نظریات پر؛:

(ا) قدیم مصریوں (ب) سلطنت عثمانیہ

(ج) قدیم یونانیوں ✓ (د) سلطنت روما۔

8. صنعتی انقلاب کے نتیجے میں تعلیم اور خواندگی میں اضافہ ہوا تاکہ:

(ا) محنت کشوں کو تربیت دی جائے ✓

(ب) شہری آبادی میں اضافہ روکا جائے

(ج) غیر یورپی ممالک کی مدد کے لئے

(د) طویل وقتی محنت کو روکنے کے لئے۔

9. روشن خیالی کے دور میں، دانشور متاثر ہوئے:

(ا) انقلاب فرانس سے (ب) بادشاہت سے

(ج) تشکیل نو سے (د) نشاۃ ثانیہ سے ✓

10. انقلاب فرانس کی اصل وجہ:

(ا) کسانوں پر بھاری ٹیکس ✓ (ب) فرانس میں خراب فصل

(ج) کلیسا کو ٹیکس کی عدم ادائیگی (د) اشرافیہ کو ٹیکس کی عدم ادائیگی

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

1. دریافت کے سفروں کی دو اہم وجوہات کیا تھیں؟

جواب: اہم وجوہات:

جب عثمانیوں نے 1453ء میں بازنطینی سلطنت کے زوال کے بعد قسطنطنیہ فتح کیا تو ایشیا اور یورپ کے درمیان زمینی تجارتی راستہ بند ہو گیا تو اس بات نے یورپی اقوام کو مجبور کیا کہ بحروں پر دریافت کرنے کے سفر کریں۔ مہم جوئی کی نیت سے اور بہت سے سامان تجارت تک بلا واسطہ پہنچنے کے تجسس میں۔

دریافت کرنے کے ان سفروں کے بانی پرتگالی لوگ ہیں۔ انھوں نے افریقی ساحلی علاقوں، بحر ہند اور جنوبی ہند کے بحری سفر کیے۔ ان لوگوں کا مقصد ایک ایسا بحری راستہ تلاش کرنا تھا جس سے وہ مسالا جات کی منافع بخش تجارت کے لیے ہندوستان اور بعید مشرق ایشیا کا بحری راستہ تلاش کر سکیں۔ اس بات نے ہسپانوی لوگوں کی بھی حوصلہ افزائی کی کہ وہ مغرب سے ایشیا تک متبادل راستہ تلاش کریں۔

2. پندرھویں صدی میں وہ کون سا واقعہ پیش آیا جس کی بناء پر عیسائی علماء مغربی ممالک کی طرف فرار ہو گئے تھے؟

جواب: پیش آنے والا واقعہ:

نشاۃ ثانیہ ایک ایسا واقعہ تھا جس کی وجہ سے عیسائی علماء مغربی ممالک کی طرف فرار ہو گئے تھے۔

3. آپ کے خیال میں نشاۃ ثانیہ کا اہم ترین اثر کیا تھا؟

جواب: نشاۃ ثانیہ کی اہمیت اور اثرات:

ا۔ نشاۃ ثانیہ سے فنکارانہ اظہار کا طریقہ اور انداز بدل گیا جیسے تحریر، مصوری اور موسیقی

۲۔ اس کی وجہ سے معاشرہ انسانیت کے حوالے سے ایک وسیع تر عالمی منظر نامے کی طرف لوٹا اور اسے سائنسی تحقیق اور ایجادات میں حوصلہ افزائی ہوئی۔

۳۔ لکھاریوں نے عام لوگوں سے متعلق موضوعات پر لکھنا شروع کر دیا بجائے رزمیہ لکھنے کے اور ہیروز کے کارناموں کے۔

۴۔ نشاۃ ثانیہ سے آزادی اظہار اور باہمی سمجھ بوجھ معاشرے کے اعلیٰ طبقے سے نچلے طبقے کی طرف بھی چل پڑا۔

۵۔ نشاۃ ثانیہ اس بات میں کامیاب ہوئی کہ یہ لوگوں کو آگاہ کر سکے کہ جذبہ اور تحرک ماضی سے لیا جاتا ہے تاکہ بہتر حال اور بہتر مستقبل کی طرف چلا جا سکے۔

۶۔ اس سے لوگوں میں مسلسل جدت پسندی کی اہمیت اجاگر ہوتی رہی کہ وہ تکنیکی اور معاشرتی ترقی کی طرف گامزن ہوں اور ابھرنے والے مسائل کا حل تلاش کر سکیں۔

4. کس چیز نے یورپی لوگوں کو تیس سالہ جنگ لڑنے پر اکسائے رکھا؟

جواب: چیز:

تیس سالہ جنگ 1616ء سے 1648ء تک یورپ کے کئی ممالک اور ریاستوں میں جاری رہی۔ یہ جنگ دنیا کی تاریخ میں سب سے زیادہ خون خرابے والی جنگ تھی اور یورپ کی تاریخ کی طویل ترین جنگ تھی۔ سب سے پہلے تو یہ مقدس روم کی مذہبی روم کی مذہبی جاگیر میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں میں شروع ہوئی اور اس کے بعد یہ پورے براعظم میں پھیل گئی اور یورپ کے کئی ملک اس کی لپیٹ میں آ گئے۔ اگرچہ جنگ کی اصل وجہ مذہبی تھی جو کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں میں شروع ہوئی تاہم اس میں شامل ہو جانے والی بڑی ریاستوں نے یہ جنگ سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے لڑی۔ اس جنگ کے نتیجے میں لاکھوں لوگ اپنی جانوں سے گئے، بیماریاں پھیل گئیں اور قحط سالی ہو گئی۔ اس میں حصہ لینے والی ریاستوں نے جنگ کے دوران شدید معاشی مشکلات کا سامنا بھی کیا۔

5. سائنسی انقلاب کے اثرات آج کے دور میں کتنے مؤثر ہیں؟

جواب: وضاحت:

نشاۃ ثانیہ اور تشکیل نو کی تحریک کے بعد سائنسی انقلاب شروع ہو گیا۔ یہ دور سائنسی سوچ میں تبدیلی کا دور ہے جو یورپ میں سولہویں اور سترہویں صدی عیسوی میں دیکھنے آیا۔ یورپی دانش ور جو نشاۃ ثانیہ کی انسانیت اور تنوع کے پہلوؤں سے متاثر تھے۔ ان کے دو ہزار سال پرانے سائنسی خیالات پر سوالیہ نشان لگا دیے جو قدیم یونان سے چلے آ رہے تھے۔

اس بات سے سائنسی تحقیق میں ایک بھونچال آ گیا جس کا آغاز نکولس کوپرنیکس سے ہوا اور اس کا عروج سر نیوٹن کا دور تھا۔ اس تمام عرصے میں علم فلکیات، طب علم ریاضی اور حیوانات کے شعبوں میں سائنسی ترقی ہوئی۔ کچھ سائنسی آلات کی ایجادات سے سائنسی تحقیق میں آسانی ہوئی جیسے مائیکروسکوپ (1670ء)،

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

تھرما میٹر(1714ء)، دوربین(1600ء)، اور بیرومیٹر(1643ء)۔
کوپرنیکس اور نیوٹن کے علا اس دور اس دور کے مشہور سائنس دانوں اور فلسفیوں میں جوہینز کیپلر، گلیلیو گلیلی، رینے ڈسکارٹس، جون لاک اور ولیم ہاروے شامل ہیں۔

6. صنعتی انقلاب کا سب سے نمایاں نتیجہ کیا تھا؟

جواب: **نمایاں نتیجہ:**

ا۔ تعلیم اور خواندگی میں اضافہ ہوا تاکہ محنت کشوں اور عوام کی تربیت کی جاسکے۔ نئی لائبریریاں، سکول اور یونی ورسٹیاں کھولی گئیں تاکہ تعلیم کی فوری ضرورت کو پورا کیا جاسکے۔

۲۔ صنعتی انقلاب کے بعد زرعی انقلاب آگیا جس کی بدولت غذائی پیداوار میں اضافہ ہوا اور زرعی مزدوروں کی تعداد میں کمی واقع ہوئی۔

۳۔ صنعتی انقلاب سے شہری آبادی میں اضافہ ہوا کیوں کہ ان کارخانوں اور صنعتی کام کی دیگر جگہوں پر کام کرنے کے لیے آبادی کے ایک بڑے حصے نے شہروں کا رخ کیا۔

7. نپولین ان علاقوں سے کیوں ہاتھ دھو بیٹھا جو اس نے 1799ء اور 1815ء کے درمیانی عرصے میں فتح کیے تھے؟

جواب: **وجہ:** نپولین نے جیسے ہی علاقوں کو فتح کیا ویسے ہی کھو دیا۔ خاص طور پر جب روس پر فرانسیسی حملہ ناکام ہوا تو نپولین کو واٹرلو کے مقام پر شکست ہوگئی اور یوں نپولین کی جنگوں کا اختتام ہوگیا اور نومبر 1815ء میں دوسرا معاہدہ پیرس ہوا۔ نپولین کی شکست سے تیئس سالہ جنگ کا خاتمہ ہوا اور بادشاہ لوئس XVIII دوبارہ فرانس میں تخت نشیں ہوا۔ فرانس کی شکست کے بعد برطانیہ دنیا کی مضبوط قوت بن گئی اور اس کی یہ حیثیت اگلے سو سال تک برقرار رہی۔

مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات دیں:

1. یورپ میں نشاۃ ثانیہ کا کیا فائدہ ہوا؟

جواب: **فائدہ:**

نشاۃ ثانیہ سے فنکارانہ اظہار کا طریقہ اور انداز بدل گیا جیسے تحریر، مصوری اور موسیقی۔
☆۔ اس کی وجہ سے معاشرہ انسانیت کے حوالے سے ایک وسیع تر عالمی منظر نامے کی طرف لوٹا اور اس سے سائنسی تحقیق اور ایجادات میں حوصلہ افزائی ہوئی۔
☆۔ لکھاریوں نے عام لوگوں سے متعلق موضوعات پر لکھنا شروع کر دیا بجائے رزمیہ لکھنے کے اور ہیروز کے کارناموں کے۔
☆۔ نشاۃ ثانیہ سے آزادی اظہار اور باہمی سمجھ بوجھ معاشرے کے اعلیٰ طبقے سے نچلے طبقے کی طرف بھی چل پڑی۔
☆۔ نشاۃ ثانیہ اس بات میں کامیاب ہوئی کہ یہ لوگوں کو آگاہ کرسکے کہ جذبہ اور تحرک ماضی سے لیا جاتا ہے تاکہ بہتر حال اور بہتر مستقبل کی طرف چلا جاسکے۔
☆۔ اس سے لوگوں میں مسلسل جدت پسندی کی اہمیت اجاگر ہوتی رہی کہ وہ تکنیکی اور معاشرتی ترقی کی طرف گامزن ہوں اور ابھرنے والے مسائل کا حل تلاش کر سکیں۔

2. اصلاحی تحریک پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **اصلاحی تحریک:**

یہ ایک مذہبی تحریک تھی جس نے سولہویں صدی کے یورپ میں انقلاب برپا کر دیا تھا اور اس کے یورپ پر بڑے گہرے سیاسی، معاشی اثرات مرتب ہوئے۔ تشکیل نو کے عہد میں کلیسا میں تقسیم پیدا ہوگئی اور یہ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ شاخوں میں تقسیم ہوگیا۔ اس سے یورپی اقوام میں مذہب کی بنیاد پر فسادات پھوٹ پڑے۔ جرمنی کے ایک پادری مارٹن لوتھر کے نظریات تشکیل نو کی تحریک کی نمائندگی کرتے تھے۔ مغربی یورپ کے تمام تر عیسائی کیتھولک کلیسا سے تعلق رکھتے تھے۔ مارٹن لوتھر نے اپنا تعلق کیتھولک کلیسا سے توڑ لیا اور پروٹسٹنٹ اور تشکیل نو کی تحریک کا آغاز کر دیا اور یوں مغربی عیسائیت کیتھولک اور پروٹسٹنٹ عیسائیت میں تقسیم ہوگئی۔ مذہبی نظریات کا اختلاف اور سیاست پر مذہب کے اثر نے پورے یورپ کو جنگ میں جھونک دیا۔

وجوہات اور ادر اثرات:

	سماجی	سیاسی	معاشی	مذہبی
وجہ	پرنٹنگ پریس نے مدد کی کہ وہ کلیسا پر تنقیدی نظریات چھاپ دے۔	کچھ یورپی لیڈروں نے محسوس کیا کہ لوگ ان کے سیاسی معاملات میں مداخلت کر رہے ہیں اور اس میں مقامی گرجا بھی ملوث ہیں	لوگ روم کے کلیسا کو ٹیکس دینا پسند نہیں کرتے تھے	صرف کلیسا کے لوگوں کو ہی اجازت تھی کہ وہ انجیل مقدس کی تشریح کر سکیں۔
اثر	لوگوں کی ایک کثیر تعداد پروٹسٹنٹ خیالات و عقائد سے روشناس ہوئی۔	پروٹسٹنٹ ہو جانے کے بعد یورپی لوگوں نے پوپ کے سیاسی اثر و رسوخ کو محدود کر دیا۔	لوگوں نے تشکیل نو کی تحریک کو پسند کرنا شروع کر دیا اور یوں ان ٹیکسوں سے جان چھوٹ گئی۔	تشکیل نو کی تحریک سے وابستہ مصلحین نے انجیل مقدس کا ترجمہ کر دیا گیا تاکہ لوگ اسے خود سمجھ سکیں۔

3. سماجی زندگی پر صنعتی انقلاب کے اثرات کا تجزیہ کریں۔

جواب: **تجزیہ:** صنعتی انقلاب انسانی تاریخ کا ایک اہم موڑ ہے جس نے کئی حوالوں سے لوگوں کی روزمرہ زندگیوں پر اثر ڈالا۔ یہاں ہم صنعتی انقلاب کے سماجی زندگی پر اثرات کا جائزہ لیں گے:
☆۔ تعلیم اور خواندگی میں اضافہ ہوا تاکہ محنت کشوں اور عوام کی تربیت کی جاسکے۔ نئی لائبریریاں، سکول اور یونی ورسٹیاں کھولی گئیں تاکہ تعلیم کی فوری ضرورت کو پورا کیا جاسکے۔
☆۔ صنعتی انقلاب کے بعد زرعی انقلاب آگیا جس کی بدولت غذائی پیداوار میں اضافہ ہوا اور زرعی مزدوروں کی تعداد میں کمی واقع ہوئی۔
☆۔ صنعتی انقلاب سے شہری آبادی میں اضافہ ہوا کیوں کہ ان کارخانوں اور صنعتی کام کی دیگر جگہوں پر کام کرنے کے لیے آبادی کے ایک بڑے حصے نے شہروں کا رخ کیا۔

معاشرے میں ایک نئے طبقے، متوسط طبقے نے جنم لیا (جو زیادہ تر تاجروں اور دیگر پیشہ ور افراد پر مشتمل تھا)۔
مندرجہ بالا مثبت اثرات کے ساتھ ساتھ صنعتی انقلاب کے کچھ منفی اثرات بھی ہوئے:
☆۔ محنت کرنے کے طویل اوقات اور چائلڈ لیبر (کم عمر مزدور) عام ہوگئے۔
☆۔ نچلے طبقے کے لیے تعلیم اور دیگر سہولیات کے مواقع کم ہوگئے کیوں کہ ان کے بچوں سے امید کی جاتی تھی کہ وہ کم عمری میں ہی کام پر لگ جائیں گے۔

4. آپ کے خیال میں آج کی دنیا میں انقلابِ فرانس کے کیا اثرات ہیں؟

جواب: **اثرات:** دنیا کی تاریخ میں انقلاب اہم ترین واقعات میں سے ایک ہے۔ یورپ اور پوری دنیا پر اس کے دیرپا اثرات مرتب ہوئے۔ ان اثرات نے فرانس اور پوری دنیا میں سیاست، معاشرت، مذہب اور نظریات پر گہرے اثرات ڈالے۔
☆۔ انقلاب فرانس نے مذہب اور امور مملکت کو علیحدہ کرنے کی حوصلہ افزائی کی۔
☆۔ اس نے فرانس میں بادشاہت کو کمزور کر دیا، اس کے بعد بادشاہ آئین کا پابند ہوگیا۔
☆۔ اس کے بعد یورپ اور بحر اوقیانوس کی ریاستوں میں نئی ری پبلک (مملکت) اور جمہوریتوں کی بنیاد رکھی گئی۔
☆۔ دنیا کے مختلف ممالک میں چلنے والی آزادی کی تحریکوں اور قومی انقلابات کے لیے انقلاب فرانس ایک مثال بن گیا۔
☆۔ طبقاتی بنیادوں پر مشتمل ریاستی نظام ختم ہوگیا اور اس کے بعد اشرافیہ کو فرانس کے کسانوں پر کوئی اضافی حقوق حاصل نہیں رہے۔
☆۔ فرانس کے کلیسا کو اپنے ماننے والوں کی جان و مال پر کوئی حقوق یا جبر نہیں رہا۔
☆۔ فرانس اور اس کی نوآبادیوں میں غلامی پر پابندی لگادی گئی اور یہی بات ہیٹی انقلاب جو 1791ء اور 1804ء کے درمیانی عرصے میں آیا کی بنیاد بنا اور پھر پورے اوقیانوس میں پھیل گیا۔
☆۔ معاشی مساوات انقلاب فرانس کے ثمرات میں سے ایک تھا۔ وہ زمینیں جو کبھی کلیسا اور اشرافیہ کی ملکیت ہوتی تھیں وہ چھوٹے زمین داروں میں تقسیم کر دی گئیں۔
☆۔ انقلاب فرانس سے بہت سے متبادل نظریات ابھر کر سامنے آئے جیسے قوم پرستی، آزاد خیالی، سوشلزم اور کمیونزم۔
☆۔ انقلاب فرانس کا قرب و جوار کے ملکوں پر بھی اثر ہوا جن میں بیلجیئم، ہالینڈ، اطالیہ، سوئٹزرلینڈ اور جرمنی کے کچھ علاقے شامل ہیں۔ ان علاقوں پر فرانسیسی قبضے نے وہ تمام رکاوٹیں ہٹا دیں جنھوں نے اشرافیہ اور کلیسا کو تحفظ دیا ہوا تھا جیسا کہ فرانس میں ہوا۔

5. آپ کے خیال میں نپولین نے کیوں اپنے ضابطے کو "اپنی عظیم ترین کامیابی" قرار دیا؟

جواب: **وجہ:**

یہ ایک فرانسیسی سول ضابطہ تھا جسے 1804ء میں نپولین نے نافذ کیا تھا۔ اس ضابطے کے تحت تمام شہریوں کو انصاف، قانون، ملکیتی حقوق اور مذہبی آزادی کے حوالے سے برابری کا تحفظ دیا گیا تھا۔ اس ضابطے تحت جاگیر دارانہ اور مقامی روایات کو ختم کر دیا گیا تھا۔

تاریخ نے نپولین کے منہ سے نکلے ہوئے دیوانہ وار الفاظ کو جزوی درست تسلیم کیا ہے جو اس نے جلاوطنی میں کہے تھے:
"میری اصل عظمت وہ چالیس جنگیں نہیں جو میں نے جیتیں کیوں کہ واٹر لو کی شکست تمام تر جیتی ہوئی جنگوں کی یاد بھلا دے گی ۔۔۔۔ جو چیز کبھی خراب نہیں ہوگی اور ہمیشہ زندہ رہے گی، وہ میرا دیا ہوا سول ضابطہ ہے۔"

AWAZ E INQILAB.COM